REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری۔
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر۔

شمارہ ۱۴

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ر شہادت (اپریل)۔ ربوہ سے آمدہ ۱۷ر مارچ کی اطلاع ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت فلو کے عارضہ سے ناساز رہی۔ البتہ ۱۷ر کا جمعہ حضور نے خود پڑھایا۔ ۲۳ر کو ماریشس کے احباب جو ربوہ سے آئے تھے، انہوں نے بتایا کہ حضور کی طبیعت اب بہتر ہے الحمد للہ۔

احبابِ کرام اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کیلئے متواتر دعائیں کرتے رہیں۔

★ — حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے متعلق ۱۶ر مارچ کی اطلاع ہے کہ رات نیند نہیں آئی۔ عام صحت کمزور ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

★ — محترم میر داؤد احمد صاحب بدستور راولپنڈی کے سی۔ ایم۔ ایچ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ دوائیوں سے بلڈ پریشر کنٹرول میں ہے۔ لیکن دوائیوں کے بغیر کنٹرول میں ہونا چاہیئے۔ احباب دعائے صحت کرتے رہیں۔

★ — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ البتہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ کو کچھ حرارت ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر رہے آمین۔

★ — حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع درویشانِ کرام خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

یکم ربیع الاول ۱۳۹۳ ہجری ۵ر شہادت ۱۳۵۲ ہش ۵ر اپریل ۱۹۷۳ء

افسوس! محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور وفات پاگئے

جماعتِ احمدیہ اپنے ایک نہایت اہم مخلص، جاں نثار اور فدائی سے محروم ہوگئی

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○

قادیان یکم اپریل۔ آج شام ۵½ بجے ریڈیو پاکستان نے یہ نہایت افسوسناک خبر سُنائی کہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور بعد دوپہر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اور اس طرح کوٹھی نمبر ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور جو کئی لحاظ سے ایک تاریخی حیثیت رکھتی تھی اُداس اور سُونی ہوگئی۔ شیخ صاحب مرحوم حضرت شیخ مشتاق احمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند تھے۔ آپ کی ساری زندگی جماعت کی مختلف قسم کی شاندار اور نمایاں خدمات میں گزری۔ ایک لائق تجربہ کار اور نامی گرامی ایڈووکیٹ کی حیثیت سے آپ نے جماعت کے ہر ابتلا کے موقع پر اور جماعت کے اہم ترین مقدمات میں جن میں سے اکثر تاریخی حیثیت کے حامل ہیں جماعت کی وکالت کی۔ اور حق یہ ہے کہ کامیاب وکالت کی۔ اور ایک ماہرِ فن مدبّر اور قانون دان کا مثالی کردار ادا کیا۔ اور لاکھوں افرادِ جماعت کی دلی دعاؤں کے ہمیشہ مورد بنتے رہے۔ آپ قانون دان کی حیثیت سے اتنا نمایاں مقام رکھتے تھے کہ کئی مواقع پر اہم قانونی نکات کے متعلق سُپریم کورٹ نے آپ سے مشورے لئے۔

سنہ ۱۹۳۴ء اور اس کے بعد کے چند سال کا دَور جب مجلسِ احرار نے اپنی پوری قوت صرف کر کے جماعتِ احمدیہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے منصوبے بنائے تھے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہی اپنے فضل سے اِن منصوبوں کو ناکام و نامراد کیا۔ لیکن جماعت کے وہ لوگ جنہوں نے اس دَور میں نہایت درجہ جرأتِ ایمانی کے ساتھ جماعت کی طرف سے دفاع کا فرض ادا کیا۔ اُن میں محترم شیخ صاحب مرحوم بہت نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کے قانونی مشوروں اور اثر و رسُوخ اور اُونچی سوسائیٹی کے ساتھ گہرے مراسم ایسے ہر ابتلاء کے وقت جماعت کے کام آئے۔

چنانچہ سنہ ۱۹۵۳ء میں جب سارے مغربی پاکستان میں "اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن" کی تحریک چلی اور مخالفینِ احمدیت نے اپنی ساری طاقتیں جماعتِ احمدیہ کو مٹا دینے کے عزم ساتھ میدانِ کارزار میں جھونک دیں تو جناب شیخ صاحب مرحوم نے احمدیت کی طرف سے دفاع کا حق ادا کر دیا۔ اور جب حکومت کی طرف سے اس ایجی ٹیشن کی انکوائری سرکاری سطح پر جسٹس منیر اور جسٹس کیانی کے ذریعہ کروائی تو آپ جماعت کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکلاء میں سے ایک تھے۔ اور حق یہ ہے کہ آپ نے جماعت کی بے لوث خدمت کا حق ادا کر دیا۔

آپ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہم زُلف بھی تھے۔ یعنی ہمارے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے حقیقی خالو تھے۔ چنانچہ کوٹھی نمبر ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور کو یہ ایک خاص شرف حاصل رہا کہ حضورؓ جب لاہور تشریف لے جاتے تو اکثر آپ کے ہاں ہی قیام فرمایا کرتے تھے۔ ایسے مواقع پر ہزاروں افرادِ جماعت اپنے پیارے امامؓ کی زیارت و ملاقات کے لئے اِس کوٹھی پر پہنچا کرتے تھے۔ اور ان سب کی خدمت و تواضع کی سعادت شیخ صاحب مرحوم کو حاصل ہوا کرتی تھی۔

سب سے بڑی سعادت اور قابلِ فخر اعزاز جو اس تاریخی کوٹھی کو مِلا وہ یہ تھا کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ پر جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رؤیا کے ذریعہ حضورؓ کے مصلح موعود ہونے کا انکشاف ہوُا تو حضورؓ اسی کوٹھی میں قیام فرما تھے۔ خوش قسمت ہے وہ کوٹھی جسے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے درجنوں بار اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا۔ اسی کوٹھی میں مصلح موعود کا انکشاف اس امر کی طرف ایک غیبی اشارہ تھا کہ محترم شیخ صاحب مرحوم حضرت مصلح موعودؓ کے دستِ راست تھے۔ اللہ تعالیٰ کسی مقام کو بلا وجہ نہیں نوازا کرتا۔ بلکہ اس میں کوئی نکتہ اور سِر ہوتا ہے۔

شیخ صاحب مرحوم سالہا سال تک لاہور کی ہزاروں افراد پر مشتمل جماعت کے امیر رہے۔ اور اس خوش اسلوبی کے ساتھ اتنی بڑی جماعت کو سنبھالے رکھا اور اس رنگ میں تربیت کی کہ لاہور کی جماعت کا نمایاں ذکر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے کئی بار اپنے خطبوں میں فرمایا۔

غرض آپ کی خدماتِ جلیلہ ہمیشہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے وقف رہیں۔ آپ ایک فصیح البیان مقرر بھی تھے۔ چنانچہ جماعت کے جلسہ ہائے سالانہ کے موقع پر آپ نہایت جاندار تقریریں کیا کرتے تھے۔ قانونی علم میں مہارتِ تامّہ کے ساتھ مذہبی علوم پر بھی آپ کی دسترس تھی۔ چنانچہ آپ کی تقریروں کا رنگ بہت عالمانہ ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کو جلسہ ہائے سالانہ کے مواقع پر اکثر اوقات صدارت کے فرائض سر انجام دینے کا موقع بھی مِلا۔

تقسیم ملک کے بعد آپ متعدد بار قادیان تشریف لائے۔ قادیان کی مقدس بستی کے ساتھ محبت و عقیدت باوجود آپ کی غیر معمولی مصروفیات کے آپ کو کھینچ لاتی رہی۔ آپ روٹری کلب کے ممبر بھی تھے۔ چنانچہ آپ کو بٹالہ کی روٹری کلب میں کئی بار عالمی مسائل پر اظہارِ خیالات کا موقع مِلا۔ (باقی صـ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ کی وفات حسرت آیات پر قرار دادہائے تعزیت

منجانب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ انجمن احمدیہ تحریک جدید قادیان۔ انجمن احمدیہ وقفِ جدید قادیان۔ لوکل انجمن احمدیہ قادیان و مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی قادیان

(۱) قرار دادِ تعزیت منجانب صدر انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ جناب ناظر صاحب اعلیٰ کہ محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان سابق امیر جماعت احمدیہ لاہور وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے مسلمانوں کی بالعموم اور جماعت احمدیہ کی بالخصوص متعدد رنگوں میں خدمت کی توفیق پائی تھی۔ مجلسِ افتاء اور بورڈ قضا اور صدر انجمن احمدیہ کی رکنیت بھی ان کو حاصل رہی۔ تقسیم ملک کے وقت اور ۱۹۵۳ء کی مخالفِ احمدیت تحریک میں جو پاکستان میں رونما ہوئی۔ آپ نے خدماتِ جلیلہ سرانجام دیں۔ قانونی خدمات بھی سلسلہ کی کرنے کے مواقع حاصل ہوئے۔ آپ کو یہ فخر حاصل تھا کہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہمزلف تھے۔ اور سالہا سال تک حضورؓ کا قیام لاہور میں آپ ہی کے ہاں ہوتا تھا۔ اور ایک قیام کے دوران حضور پر یہ انکشاف منجانب اللہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کے حضور ہی مصداق ہیں۔ چنانچہ ایک تاریخی اور عظیم الشان جلسہ کا انتظام بطور امیر جماعت آپ نے حضورؓ کے ارشاد پر لاہور میں کیا جس میں حضورؓ نے اس بارے میں ایک پُر جلال تقریر میں اس کی تفصیل بیان فرمائی۔ آپ کچھ عرصہ مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے جج بھی مقرر رہے۔ آپ صائب الرائے، ایمان افروز وعظ کرنے والے، مراکزِ سلسلہ سے والہانہ محبت رکھنے والے اور درویشانِ قادیان سے شفقت کا سلوک کرنے والے بزرگ تھے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ اسے ریکارڈ کر کے اس کی نقول حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرحوم کے اہلِ بیت اور اولاد اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب اور اخباراتِ سلسلہ کو بھجوائی جائیں۔ مجلس ہذا اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتی ہے کہ وہ مرحوم کو مدارجِ عالیہ سے نوازے اور ان کے اقارب کو صبرِ جمیل عطا کرے آمین۔

(۲) قرار دادِ تعزیت منجانب انجمن احمدیہ تحریک جدید قادیان

رپورٹ محترم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریکِ جدید کہ لاہور میں سلسلہ احمدیہ کے مخلص اور دیرینہ خادم جناب شیخ بشیر احمد صاحب بعمر اکہتر سال وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے اپنے والد ماجد حضرت شیخ مشتاق احمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت کے علاوہ اپنے کالج کے زمانۂ طالب علمی میں احمدیہ ہوسٹل لاہور کی ایمان افروز فضا میں پرورش پائی تھی۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور ان نوجوانوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ فرماتے تھے۔ جناب شیخ صاحب کو امتِ مسلمہ اور بالخصوص جماعتِ احمدیہ کی بہت سی خدماتِ جلیلہ کی توفیق ملی۔ مثلاً علاقہ قبر مسیح کے مظلوم باشندگان کی قانونی امداد۔ خلافتِ ثانیہ کی طرف سے اپنی نیابت میں مرافعۂ ثانیہ کے لئے بورڈ قضاء میں آپ کی تقرری جس میں آپ کئی سال تک بطور صدر کام کرتے رہے۔ مجلسِ افتاء کی رکنیت۔ نیشنل لیگ کا آپ کی صدارت میں خلافتِ ثانیہ کی طرف سے قیام۔ بوقت تقسیم برصغیر جماعت احمدیہ کی ایک کمیشن کے روبرو نمائندگی۔ اور ان نازک ایام میں اور ۱۹۵۳ء کے مخالفِ احمدیت فسادات پاکستان میں خدمات۔ اور ان فسادات کے بارے میں تحقیقاتی کمیشن کے روبرو جماعت کی نمائندگی۔ مشاورت ہائے سلسلہ میں آپ کی مفید شرکت۔ مغربی افریقہ میں بطور نمائندہ مرکزِ سلسلہ آپ کا ورود جبکہ آپ جج مغربی پاکستان ہائیکورٹ تھے اور اس سے وہاں سلسلہ کو تقویت حاصل ہونا۔ پاکستان سے متعدد قافلوں کے جو قادیان جلسہ ہائے سالانہ پر آئے آپ کا امیر ہونا۔ اور طویل زمانہ تک آپ صدر انجمن احمدیہ کے رکن رہے۔

مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے مشورہ کے مطابق آپ نے لاہور میں وکالت کی پریکٹس شروع کی۔ اور اس میں بالآخر آپ سپریم کورٹ کے ممتاز ترین وکلاء میں شمار ہوتے تھے۔ آپ کی اعلیٰ قانونی قابلیت کی وجہ سے آپ کچھ عرصہ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے منصبِ جلیلہ پر فائز رہے۔ آپ مراکزِ سلسلہ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ اسی والہانہ عشق کی وجہ سے تقسیم ملک کے بعد آپ بکثرت قادیان وارد ہوتے تھے۔ اور درویشوں سے نہایت مشفقانہ سلوک رکھتے تھے۔ آپ علمِ دین سے بہرہ وافر رکھتے تھے۔ بہترین خطیب تھے۔ اور ہمیشہ یہ تلقین کرتے تھے کہ احباب روحانیت میں ترقی کریں۔ آپ نے سلسلہ کی قانونی خدمات کے علاوہ مالی خدمات بھی کیں۔

آپ کو متعدد امتیازات حاصل تھے۔ لاہور جو متحدہ ہندوستان میں اور پاکستان میں سیاسی اور مذہبی لحاظ سے ایک اہم مقام رکھتا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کا گڑھ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو نہایت مخلص انصار کی ایک جماعت بھی لاہور میں عطا فرمائی۔ اور حضورؑ وہاں تشریف لاتے رہتے تھے۔ اور حضورؑ نے آخری کتاب بھی وہیں تالیف فرمائی۔ اور وہیں حضورؑ نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔ اللہ تعالیٰ نے جناب شیخ صاحب کو سالہا سال تک۔ اس اہم مقام کی جماعتِ احمدیہ کی کامیاب امارت کی توفیق عطا فرمائی۔ اسی طرح آپ کی قیام گاہ پر ہی سالہا سال تک حضرت مصلح موعودؓ قیام فرماتے تھے۔ اور ۱۳۲۳ ہش (مطابق ۱۹۴۴ء) میں ایک قیام کے دوران ہی اللہ تعالےٰ نے آپ پر یہ انکشاف فرمایا کہ آپ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح موعود والی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ چنانچہ محترم شیخ صاحب نے حضور کے منشاء کے مطابق لاہور میں بھی ایک جلسۂ عام کا انتظام کیا جس میں حضورؓ نے اس بارے میں ایک پُر جلال تقریر میں اس کا اعلان فرمایا۔ محترم شیخ صاحب حضرت مصلح موعودؓ کے ہمزلف تھے۔ اور تقسیمِ ملک سے پہلے ہر ہفتہ کی شام کو قادیان آتے اور مسجد مبارک کی چھت کے ملحق کمرے میں آپ کا دار المسیح میں قیام ہوتا۔ ایک دن کے قیام میں حضورؓ کے ساتھ طویل ملاقاتوں اور مشورہ لینے کے مواقع حاصل ہوتے۔ اور جماعتی امور کے متعلق آپ کو زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل ہوئیں۔

مجلس تحریک جدید سلسلہ کے اس نامور خادم کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، مرحوم کے اہلِ بیت اور اولاد اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب سے تعزیت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ اور مرحوم کو اعلیٰ درجات سے نوازے آمین۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ اسے ریکارڈ کیا جائے اور اس کی نقول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، اقارب اور اخباراتِ سلسلہ کو بھجوائی جائیں۔

(۳) قرار دادِ تعزیت منجانب انجمن احمدیہ وقفِ جدید قادیان

رپورٹ محترم انچارج صاحب وقفِ جدید کہ محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان انتقال فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کو جماعتِ احمدیہ اور مسلمانوں کی بہت سی خدماتِ جلیلہ کی توفیق ملی۔ تقسیم برصغیر کے وقت اور پھر مخالفِ جماعت احمدیہ فسادات کے بارے میں سرکاری طور پر مقرر شدہ کمیشنوں میں آپ نے فاضلانہ رنگ میں جماعت کی نمائندگی کی۔ اپنی قانونی قابلیت کی بناء پر آپ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے اس وقت آپ کو مغربی افریقہ میں مرکزِ سلسلہ کے نمائندہ کے طور پر جانے کا شرف حاصل ہوا۔ جو سلسلہ کے لئے باعثِ برکت ہوا۔ آپ صدر انجمن احمدیہ، مجلسِ افتاء اور بورڈ قضا کے رکن تھے۔ نیشنل لیگ کے صدر رہے۔ ایک طویل عرصہ تک آپ لاہور جیسی عظیم و وسیع جماعت کے کامیاب امیر رہے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہمزلف تھے۔ اور حضور سالہا سال تک لاہور میں آپ کے ہاں قیام فرماتے تھے۔ ۱۹۴۴ء میں ایسے ایک قیام کے دوران حضورؓ پر انکشاف ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح موعود کے بارے میں پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔ ہوشیار پور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی میں اس بارے میں خاص طور پر جلسہ ہائے عام منعقد کئے گئے۔ ہر جگہ حضورؓ نے اس بارے میں اعلان کیا۔ لاہور کے تاریخی جلسہ کا اہتمام محترم شیخ صاحب کی طرف سے بطور امیر جماعت کیا گیا تھا۔ آپ نے سلسلہ احمدیہ کی قانونی خدمات کا موقعہ بھی پایا۔ آپ دینی علم سے بہرہ ور تھے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ اسے ریکارڈ کیا جائے۔ مجلس ہذا مرحوم کی مغفرت اور ترقیٔ درجات کے لئے دعا کرتی ہے۔ اور آپ کے اعزہ و اقارب کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے بھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، مرحوم کے اہلِ بیت اور اولاد اور محترم صاحبزادگان مرزا وسیم احمد صاحب و مرزا نعیم احمد صاحب سے تعزیت کرتی ہے۔ اس قرار داد کی نقول ان سب کی خدمت میں اور اخباراتِ سلسلہ کو بھجوائی جائیں۔

(۴) قرار دادِ تعزیت منجانب لوکل انجمن احمدیہ قادیان

آج بتاریخ یکم شہادت ریڈیو سے یہ افسوسناک اطلاع سنی گئی کہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (باقی ملاحظہ ہو صلا پر)

خطبہ جمعہ

آپ کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ ہم نے تقاضوں کو ادا کرنا اور سال رواں کا بجٹ پورا کرنا ہے

مومن کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھتا ہے اور وہ ہر سال پہلے سال سے زیادہ انعامات الٰہیہ کا وارث بنتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ اخاء ۱۳۵۰ ہش مطابق ۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے اس آیت کی تلاوت کی

وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ
اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاَنَّ اللّٰهَ
عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ.

(الانفال آیت ۲۹)

اور پھر فرمایا:۔

میں احباب جماعت کو ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا تھا۔ اس لئے یہاں آگیا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے جس حد تک مجھے توفیق دی اپنی ذمہ داری کو نباہوں گا۔ سورہ انفال کی اس آیت میں

اللہ تعالےٰ ہمیں یہ بتاتا ہے

کہ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں جو نعمتیں عطا کی ہیں جن میں سے مال و دولت کی نعمت بھی ہے۔ اور بچے بچیوں کی نعمت بھی ہے یہ اس لئے عطا کی ہے کہ اس سے وہ ہمارا امتحان لینا چاہتا ہے۔

اس دنیا کے امتحانات پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے (یعنی جو انسان کی عقل اور فطرت نے سمجھا۔ اور سمجھایا ہے وہ یہ ہے) کہ انسانی زندگی میں امتحان ایک نہیں ہوتا بلکہ درجہ بدرجہ مختلف امتحانات میں سے انسان کو گذرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک بچہ ہے وہ پہلے کچی پہلی کا اور پھر پکی پہلی کا امتحان دے کر دوسری تیسری چوتھی اور اسی طرح دسویں جماعت تک پہنچتا ہے۔ پھر دسویں جماعت کے امتحان کے بعد ایف۔ اے یا ایف ایس سی کا امتحان دیتا ہے۔ پھر علوم کے راستے مختلف ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کچھ طلباء بی۔ اے تک پھر ایم اے تک اور پھر ایم اے کے بعد پی۔ ایچ ڈی تک جاتے ہیں۔ کچھ انجینئرنگ میں جاتے ہیں۔ اور مختلف امتحانات میں سے گذرتے ہیں۔ پھر کچھ طب کی طرف جاتے ہیں۔ اور ڈاکٹر بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں مختلف قسم کے امتحانوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ کچھ کو بعد میں نوکریاں مل جاتی ہیں پھر وہ ڈیپارٹمنٹل امتحانات میں سے گذرتے ہیں۔

جب ہم اس پر غور کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہر امتحان کے بعد ایک تو انعام مقرر کیا جاتا ہے یعنی کامیابی ملتی ہے۔ اور دوسرے ایک نئے اور بڑے امتحان کا دروازہ کھلتا ہے۔ پہلی کے بعد دوسری کا امتحان ایک نیا امتحان ہے اور یہ پہلی کے امتحان سے بڑا ہے۔ اسی طرح دسویں کے بعد ایف اے اور بی۔ اے اور اس کے بعد ایم اے اور پھر پی ایچ ڈی کے جو امتحانات ہیں پہلے امتحان میں کامیابی کی شکل میں انعام بھی ملا اور ایک نئے امتحان کا دروازہ بھی کھلا۔ اور نئے امتحان کا دروازہ ناکامی کی صورت میں نہیں کھلتا۔ کوئی شخص دسویں جماعت میں فیل ہو کر انٹرمیڈیٹ یا ایف اے، ایف ایس سی میں شامل نہیں ہو سکتا۔ یہ دروازہ اس کے اوپر بند ہو گیا۔ اسی طرح جو بی اے میں فیل ہوتا ہے اس پر ایم اے کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ اور جو بی ایس سی میں فیل ہوتا ہے اس پر اگلا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

یہی حال (کچھ اس سے ملتا جلتا) روحانی دنیا کا ہے۔ اسی لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مومن کا ہر قدم

پہلے سے آگے بڑھتا ہے۔ مومن کی زندگی کا ہر سال اگر وہ کامیاب ہوتا رہے اور اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتا رہے تو پہلے سال سے زیادہ بہتر ہوتا ہے اور زیادہ قربانیوں اور زیادہ امتحانات میں سے گذرنے اور ان انعامات سے زیادہ انعامات کا وارث بننے کا سال ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں جو دولت دی ہے یا میں نے تمہیں جو دولت دی ہے یا میں نے تمہیں جو اولاد دی ہے یہ تمہارے آخری امتحان کا نتیجہ نہیں ہے کہ انعام مل گیا اور اب تم نے تسلی پکڑ لی۔ آخری امتحان کا نتیجہ تو خاتمہ بالخیر ہونے کے بعد انسان کو ملتا ہے۔ جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے بڑی وضاحت کے ساتھ مشاہدہ کرتا اور جو محبت اور عشق کا سرور ہے وہ صحیح اور حقیقی معنے میں اسی وقت اس کو ملتا ہے۔

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو سہارا دینے کے لئے اور اس کی مدد کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ جب وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک قربانی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنے پیار کا بھی اظہار کرتا ہے اور اپنے

حسن و احسان کے جلوے

بھی اسے دکھاتا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک انسانی فطرت اور اس کی جدوجہد کے نتیجہ میں اسے جو کامیابی حاصل ہوتی ہے اس کے مطابق ہوتا ہے لیکن وہ وہاں کھڑا نہیں رہتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ اگرچہ میں نے تمہیں روحانی ترقیات کی طاقتیں تو دی تھیں لیکن تم نے ایک امتحان پاس کر لیا اب تمہیں مزید کچھ نہیں ملے گا۔ مزید امتحان کا دروازہ کھولا جانا بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ اس کے بغیر تو زندگی کا کوئی لطف نہیں۔ اس ورلی زندگی کے متعلق بھی ہمارے سامنے یہی تصویر رکھی گئی ہے۔ اور اخروی زندگی کے متعلق بھی یہی تصویر رکھی گئی ہے۔

بعض ناسمجھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جب انسان جنت میں جائے گا تو گویا اس کو سب کچھ مل گیا۔ ابھی سب کچھ نہیں ملا۔ کیونکہ سب کچھ ملنے کا مطلب تو یہ ہے کہ اس کے اوپر مزید ترقیات کے دروازے بند ہو گئے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے کہ

اُخروی زندگی میں ارتقاء کا غیر متناہی دور

ہوگا۔ البتہ وہاں دنیوی رنگ کے امتحان نہیں ہوں گے۔ وہ تو دنیا ہی اور رنگ کی ہے جس کے متعلق بتانے والے (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بتایا ہے کہ نہ تمہاری آنکھ اسے دیکھ سکتی ہے نہ تمہارے کان اسے سن سکتے ہیں اور نہ تمہاری عقل اس کا احاطہ کر سکتی ہے مثالوں میں ہمیں سمجھایا گیا ہے اور وہ یہی ہے کہ وہ دار ابتلاء نہیں ہے۔ ہماری یہ زندگی جو ابتلاء اور امتحانوں کی زندگی ہے۔ اس سے تو وہ مختلف ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہے کہ وہاں ترقیات کے یعنی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بھی زیادہ حاصل کرنے کا امکان نہیں ہے۔ البتہ کسی طریق پر انسان زیادہ سے زیادہ انعامات حاصل کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا رہے گا۔ اس کا ہمیں پتہ نہیں لیکن ہمیں یہ علم ہے کہ اللہ تعالےٰ نے وہاں بھی یہی طریق رکھا ہے کہ آج (گذری ہوئی) کل سے بہتر اور آنے والی کل آج سے بہتر ہوگی۔ ویسے حالات اور مخلوق کے لحاظ سے زمانہ کی شکل بھی بدل جاتی ہے۔ اس دنیا میں بھی انسان کا زمانے کے متعلق تصور اور اس کیڑے کا تصور جس کی زندگی چند سیکنڈ سے زیادہ نہیں ہوتی، مختلف ہوتا ہے۔ کیڑے کا تصور کیا ہے؟ اس کا تو ہمیں پتہ نہیں لیکن ہماری عقل کہتی ہے کہ وہ بہرحال مختلف ہوتا ہے۔

شہد کی مکھی

جو ہر وقت اپنے کام میں لگی رہتی ہے۔ اس کی ساری زندگی ۴۵ اور ۶۰ دنوں کے درمیان ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ اس کی عمر نہیں ہوتی۔ غرض ہر شہد کی مکھی اپنی پیدائش سے ۴۵ اور ۶۰ دن کے درمیان کام کرتے ہوئے مر جاتی ہے اور یہ ہمیں بہت سارے سبق دیتی ہے۔ جو اس وقت میرے مضمون کا حصہ نہیں۔ اسی طرح شہد کی مکھیوں کی ماں جو ان کی ملکہ کہلاتی ہے۔ اس کی عمر ۴ اور ۵ سال کے درمیان ہوتی ہے۔ اب یہ وقت کا تصور دونوں کے لئے بڑا مختلف ہوگا۔

اگر ہم شہد کی مکھیوں پر غور کریں اور اپنی عقل سے کام لیں تو پتہ لگتا ہے کہ ایک تو بڑی جلدی بڑی ہوتی ہے کہ وہ ۴۵ دن میں زیادہ سے زیادہ کما لے۔ مثلاً ایک شہد کی مکھی جب ایک خاص عمر میں شہد اکٹھا کرنے کے لئے جاتی ہے تو وہ صبح سے شام تک اپنے کام میں لگی رہتی ہے۔ اس پر ایک جنونی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ ایک دن میں شاید ہزارہا میل کا سفر کرتی ہے۔ جاتی ہے آتی ہے۔ پھولوں کا رس چھتے میں رکھتی ہے پھر جاتی ہے اور اس طرح وہ چکر لگا رہی ہوتی ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ میری چھوٹی سی زندگی ہے۔ اس میں زیادہ کماؤں۔ یہ کیفیت انسان میں بھی پیدا ہونی چاہیئے۔ بہتوں میں ہوتی ہے۔ اور بہتوں میں نہیں ہوتی۔

دوسری طرف شہد کی مکھیوں کی جو ملکہ ہے اسے یہ دھڑکا لگا ہوا ہوتا ہے کہ کہیں ۴۵ دن کے بعد میرا چھتہ مکھیوں سے خالی نہ ہو جائے۔ اس واسطے وہ ایک ایک دن میں دو دو ہزار انڈے دے دیتی ہے۔ اور یہ اس کے اپنے وزن سے اڑھائی گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے

ان کی زندگی کے لحاظ سے ایک لگن لگائی ہوتی ہے۔ بہرحال ہماری عقل کہتی ہے کہ مکھیوں میں وقت کا ایک احساس پایا جاتا ہے۔ گو مکھی کا جو احساس ہے وہ تو ہمیں معلوم نہیں ہو سکتا لیکن جب ہم اس کی زندگی پر غور کرتے ہیں اور اس کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہماری عقل اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ اسے وقت کا احساس اَور قسم کا ہے اور ہمیں وقت کا احساس اَور قسم کا ہے۔ اخروی زندگی میں وقت کا احساس اور قسم کا ہوگا۔ ہمیں نہیں پتہ کہ وہ احساس کیا ہے؟ لیکن جو بھی احساس ہوگا اس میں ایک وقت کے بعد جو دوسرا وقت آئے گا وہ پہلے سے بہتر ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے

قُرب کے درجات

غیر محدود ہیں۔ اس لئے انسان کی ترقیات کے درجات بھی غیر محدود ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ اور انسان میں اتنا بُعد ہے کہ وہ بُعد تو پاٹا نہیں جا سکتا۔ لیکن انسان اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

مَیں یہاں اس مادی دُنیا کا ذکر کر رہا ہُوں۔ ہر سال خدا تعالیٰ کے بندے ایک نئے امتحان میں سے گذرتے ہیں۔ اور ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کالج کے ایم اے کی کلاسز کی طرح قریباً سارے ہی پاس ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس امتحان کی کامیابی پر اگرچہ ایک انعام بھی ملتا ہے۔ لیکن یہ کامیابی ایک نئے امتحان اور ایک بڑے انعام کا دروازہ بھی کھولتی ہے۔ جس نئے امتحان کا دروازہ کھولا جاتا ہے وہ پہلے سے بڑھ کر سخت اور مشکل ہوتا ہے۔ وہ زیادہ محنت طلب ہوتا ہے۔ یا مذہبی اصطلاح میں کہیں گے کہ اس کے لئے انسان کو زیادہ مجاہدہ اور زیادہ جہاد کرنا پڑتا ہے۔ اسی واسطے آپ اپنی (مراد جماعت احمدیہ کی یعنی میری اور آپ کی جو زندگی ہے بحیثیتِ جماعت) اس زندگی پر غور کریں تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ فضل نظر آتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ ہر سال پہلے سال سے ہر لحاظ سے زیادہ ترقی کرتی ہے۔ لیکن مَیں اس وقت ہر لحاظ کی بات نہیں کروں گا۔ صرف مالی قربانی کی بات کروں گا۔

مَیں نے پہلے بھی ایک موقع پر بتایا تھا کہ ۱۹۴۴ء تک بیرونِ ملک کی جماعتوں کے چندے یعنی مالی قربانی قریباً صفر تھی۔ استثنائی طور پر شاید آپ کو کہیں نظر آجائے تو آجائے ورنہ صفر تھی۔ چنانچہ بیرونِ ملک کی احمدی جماعتوں نے پہلی بار ۱۹۴۵ء میں مالی قربانی دینی شروع کی یعنی پہلی بار ان کی مالی قربانی ۱۹۴۵ء میں ہمارے سامنے آئی۔ اس وقت ان کا پھیلاؤ زیادہ ہے۔ بہرحال جو چیز ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت اندرونِ ملک کی جماعتوں سے ان کی مالی قربانی اگر زیادہ نہیں تو برابر ضرور ہوگی۔ وہ ہم سے بہت پیچھے (یعنی ۱۹۴۵ء میں) آئے اور اب وہ ہم سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے پہلو بہ پہلو تو وہ اس وقت تک پہنچ چکے ہیں۔

اس وقت

بجٹ کے لحاظ سے

جتنی آمدنی ہونی چاہیئے اس سے قریباً پانچ لاکھ روپے کم آمد ہوئی ہے۔ اور دو لاکھ سے زیادہ موصیوں کا حصّہ آمد کم ہے۔ اب جس دل نے انتہائی پیار کے ساتھ اپنی آمد کا دسواں حصّہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے اس پر ہم بدظنّی تو نہیں کر سکتے۔ البتہ کئی مجبُوریاں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ ایک چھوٹی سی مجبوری بھی ہاتھ پاؤں باندھ دیتی ہے بعض دفعہ ایک بالکل معمولی رسی سے گھوڑے کا پاؤں باندھ دیا جاتا ہے جسے وہ ایک ذراسی حرکت سے توڑ سکتا ہے۔ لیکن گھوڑا اپنے آپ کو بندھا ہُوا محسوس کرتا ہے۔ بعض دفعہ انسانوں کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ لیکن یہ کیفیت بہرحال دُور ہونی چاہیئے۔ اور انشاء اللہ دُور ہوگی۔

مَیں نے پہلے بھی ایک دفعہ کہا تھا کہ جس وقت خدا تعالیٰ کے حضور کوئی عملی قربانی پیش کی جاتی ہے اس وقت سے اس پر ثواب شروع ہوتا ہے۔ آپ دو مہینے ثواب سے محروم رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل اور رحم فرمائے۔ بہرحال غلطی ہوئی ہے۔ اب ہمیں زیادہ دیر تک محروم نہیں رہنا چاہیئے بلکہ

یہ عزم کر لینا چاہیئے

کہ ہم نے ان بقایاجات کو پُورا کرنا ہے۔

آپ نے سالِ رواں کے لئے کام کے جو منصوبے مشاورت کے موقع پر باہمی مشورے سے منظور کئے تھے۔ اور ان کاموں کے کرنے کے لئے جس رقم کی آپ نے ضرورت محسوس کی تھی اور جس کے مطابق آپ نے بجٹ بنایا تھا، وہ بجٹ پُورا ہونا چاہیئے۔ ورنہ وہ کام نہیں ہو سکیں گے۔ پھر اگلی مشاورت کے موقع پر عہدیدار آکر یہ نہیں کہیں گے کہ یہ کام کیوں نہیں ہُوا؟ وہ یہ نہیں سوچیں گے کہ اس کام کے لئے اتنے روپے کی ضرورت تھی۔ جب تک وہ روپیہ مہیّا نہ ہو وہ کام کیسے ہو سکتا ہے۔

بہرحال مَیں اپنی طبیعت کے لحاظ سے یہ سمجھتا ہُوں کہ مجھے اس تفصیل میں بھی جانے کی ضرورت نہیں۔ (طبیعت سے مراد بیماری نہیں بلکہ فطرت ہے۔ بیماری میں تو مجھے جتنی توفیق ملے گی بولوں گا) اس واسطے کہ مجھے پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بشارت بھی دی اور آپ سے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ مَیں تجھے

مخلصین کی ایک جماعت

دوں گا جو ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی اس مہم کو کامیابی سے چلائے گی۔ یہ تو انشاء اللہ ہو کر رہے گا۔ لیکن کبھی دوسرے لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کبھی ہمارے دِلوں میں ایک وہم سا پیدا ہو جاتا ہے۔ کیوں آپ وہم پیدا کرکے مجھے پریشان کرتے ہیں؟ تھوڑی سی رقم ہے۔ سُستی دُور کریں۔ اور رقم ادا کر دیں تاکہ ہم اپنے کام کریں اور آگے بڑھیں انشاء اللہ۔

خدا تعالیٰ آپ کو اتنا مال دے رہا ہے کہ آپ اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اور پھر وہ آپ کو مالی قربانی کی توفیق بھی دے رہا ہے۔ اور آپ سے اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ آپ کو اجرِ عظیم دے گا۔ اور وہ اپنا وعدہ پورا بھی کر رہا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اولاد اور اموال تو امتحان ہیں۔ دُنیا کے امتحان کے نتیجہ میں تو ذرا سا انعام ملتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی ایم اے پاس کر لیتا ہے لیکن یہ چھوٹا سا انعام ہے۔ کیونکہ بہت سارے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو انعام صرف اتنا ملتا ہے کہ ایم اے کی ڈگری مل جاتی ہے۔ لیکن حکومت ان کے لئے نوکری کا سامان نہیں کرتی۔ وہ چھوٹا سا انعام یعنی ڈگری لے کر پھر بھی پریشان پھر رہے ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں سے تو یہ سلوک نہیں ہوتا۔ وہ تو صرف پاس ہی نہیں کرتا۔ وہ صرف رحیم ہی نہیں ہے۔ صرف استحقاق ہی پیدا نہیں کرتا بلکہ وہ

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن

بھی ہے۔ ہر چیز اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جب استحقاق پیدا کرتا ہے تو ساتھ یہ بھی کہتا ہے یہ لو۔ اور دُنیا حیران ہے اور ہم اپنے پیارے ربّ کے پیارے جلوؤں کو دیکھ کر خوشی سے اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ مَیں تمہیں دُنیا کی طرح اجر نہیں دوں گا۔ بلکہ میرا اجر تو اجرِ عظیم ہے۔ (عظیم عربی لغت کے لحاظ سے اس عظمت کو کہتے ہیں جس سے بڑھ کر کوئی عظمت نہ ہو) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو اجر مَیں نے دینا ہے۔ اس سے بڑھ کر اجر تمہیں کہیں اور نہیں مل سکتا۔ پس یہ

عظیم اجر

ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اور یہ عظیم اجر ہے جسے ہم عملاً اللہ تعالیٰ سے وصول کر رہے ہیں۔ اور جس پر ہم خوش ہیں۔

پس اس اجرِ عظیم کے حصُول میں اپنی سُستیوں کے نتیجہ میں وقتی طور پر کمی کیوں پیدا ہونے دیں۔ جس طرح ایک اونگھنے والے آدمی کو جھٹکا لگتا ہے۔ اور وہ ایک جھٹکے کے ساتھ بیدار ہو جاتا ہے مَیں بھی ویسا ہی ایک ہلکا سا جھٹکا آج لگانا چاہتا ہوں۔ تاکہ آپ بیدار ہو جائیں۔ اور کمی کو پُورا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ہر روز زیادہ سے زیادہ بڑی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے اور مجھے بھی اس کی توفیق دے۔ اس کے فضل کے بغیر یہ توفیق بھی نہیں ملتی۔"

(الفضل ۵ نومبر ۱۹۷۱ء)

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہو رہا ہے

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے کہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء کو صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ اور اب صرف ایک ماہ باقی ہے۔ اس لئے نظارت ہذا جملہ احبابِ جماعت و عہدیداران مال اور مبلغینِ کرام سے اُمید رکھتی ہے کہ جماعت کے دوستوں کو مالی قربانی کی اہمیت اور سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ فرماویں تاکہ ایسے دوست بھی بشاشتِ قلبی سے ۳۰ اپریل سے قبل اپنے لازمی چندہ جات کی رقوم جو اُن کے ذمہ واجب الادا ہیں ادا کرکے اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں۔

چند روز قبل تمام جماعتوں کو ۳۱ مارچ تک کی پوزیشن کی اطلاع بھجوائی جا چکی ہے امید ہے کہ احبابِ جماعت اپنے اس عہد کو سامنے رکھیں گے کہ "مَیں دین کو دُنیا پر مقدّم رکھوں گا۔"

پس خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دُنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے اپنے کئے ہوئے وعدوں کو پُورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم غلام حیدر خان صاحب سیکرٹری امورِ عامہ حیدر آباد کے دو لڑکے عزیزان منیر احمد خان و رفیق احمد خان علی الترتیب بی اے اور بی کام کے فائنل امتحان دے رہے ہیں نیز اُن کی دو بچیاں انٹرمیڈیٹ سیکنڈ ایر اور ساتویں کلاس کے امتحانات دینے والی ہیں ان سب کی نمایاں کامیابی کیلئے احباب دعا فرمادیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

(۲) موضع چودہ کلاٹ (اڑیسہ) کے ایک مخلص احمدی نوجوان عزیزم شیخ طارق احمد صاحب جنہوں نے سلسلہ کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے ان دنوں میڈیکل کالج کٹک سے ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان دے رہے ہیں۔ جملہ بزرگان و احبابِ جماعت ان کی نمایاں کامیابی اور سلسلہ کیلئے مفید وجود بننے کیلئے دعا فرمادیں۔

(ناظر امورِ عامہ قادیان)

قسطِ دوم

وقت کی آواز ـــــ مسیح موعود اور مہدی معہود آگیا

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بمبئی

خوشخبری! مسیح و مہدی موعود کا ظہور ہو گیا

پس یہ زمانہ ایک مہدی اور مسیح کے ظہور کا مقتضی تھا۔ امتِ محمدیہ کے ہر طبقہ کے لوگوں کی یہ خواہش و تمنا تھی کہ ؎

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو خوشخبری دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق وہ موعود مسیح اور امام مہدی تیرھویں صدی ہجری میں پیدا ہوا تھا اور اس نے ۱۲۹۰ھ میں شرفِ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ پایا اور چودھویں صدی ہجری کے آغاز ۱۳۰۱ھ ہجری میں دعویٰ فرمایا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہے۔ آپؑ کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(الف) مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں (اربعین ۱)

(ب) نیز فرمایا ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

(ج) مسلمان جو غیر مذاہب کے مقابل پر احساسِ کمتری میں مبتلا تھے ان کو یاس و ناامیدی کے گڑھے سے نکالا۔ اور ان میں ایک ذہنی و فکری انقلاب پیدا کر دیا چنانچہ فرمایا:۔

"سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے"
(فتح اسلام صفحہ ۱۱)

"اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق و مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی

خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں"
(تریاق القلوب)

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی فتح اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رسالت کو دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے لاکھوں زمینی اور آسمانی نشانوں سے آپ کی تائید و نصرت فرمائی اور آپ کو قرآنی حقائق و معارف کا معجزانہ علم عطا فرمایا۔ اور ایسے علمِ کلام سے نوازا کہ مذہبی دنیا میں تہلکہ بپا کر دیا۔ اور مخالفینِ اسلام آپ کے دلائلِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ کے مقابل پر عاجز و ساکت ہو گئے چنانچہ فرمایا: ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

نیز خدا تعالیٰ نے لاکھوں سعید روحوں کو آپ کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائی اور آج وہ روئے زمین پر خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے مقدس فریضہ کی انجام دہی کا کام کر رہے ہیں۔ اور ان کی ساعیٔ جمیلہ کے نتیجہ میں ہزار ہا غیر مسلموں کو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر آغوشِ اسلام میں آنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ مگر ہائے کاش! علماء ظواہر نے آپ کی تکفیر و تکذیب کی اور کر رہے ہیں اور اس طرح خدائی برکات سے محروم اور دنیا میں جہادِ کبیر یعنی اشاعتِ اسلام کی سعادت سے بے نصیب ہیں۔ دنیوی اقتدار و سطوت کی ہوس اور نمود عیش و آرام اب ان کا مقصود و مطلوب ہے مگر کروڑوں کی تعداد میں ہونے کے باوجود نہ کوئی متحدہ دینی محاذ اور نہ ہی اسلامی نظام کا نقشہ مرکزی کوئی واجب الاطاعت امام ہے۔ اور آج یہ سعادت اور خوش بختی صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ کو حاصل ہے جس میں نظامِ خلافت قائم ہے اور وہ ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہو کر خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا کام اکنافِ عالم میں کر رہی ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

—— (۶) ——

جماعت احمدیہ علامہ نیاز فتحپوری کی نظر میں

اردو زبان کے مشہور نقاد اور ادیب علامہ نیاز فتحپوری نے جماعت احمدیہ کا لٹریچر مطالعہ کرنے اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے دعاوی پر غور و فکر کرنے کے بعد اپنے ماہنامہ "نگار" لکھنؤ بابت ماہ اگست ۱۹۵۹ء میں اپنی قابلِ قدر رائے کا یوں اظہار فرمایا:۔

"پھر میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ از اوّل تا آخر میں نے ان کا سارا لٹریچر پڑھ لیا ہے لیکن جتنا کچھ میسر آیا وہ بھی نتیجہ تک پہنچنے اور صحیح رائے قائم کرنے کے لئے کافی تھا۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے ان کے معتقدات میرے سامنے آئے اور ان میں سے کوئی بات مجھے ایسی نظر نہ آئی جو جمہور مسلم معتقدات کے منافی ہو۔ یعنی مسلمان ہونے کی جو شرطیں دوسرے مسلمان جماعتوں میں ضروری قرار دی جاتی ہیں وہی ان کے یہاں بھی ہیں۔ اور ان کے اس عقیدہ کو نظر انداز کر دیا جائے کہ مرزا غلام احمد مثیلِ مسیح اور مہدی موعود تھے تو تمام عقاید و شعائر میں یکساں ہیں میں نے ان کی تفاسیر دیکھیں۔ ان کا استناد بالاحادیث دیکھا۔ ان کی کتبِ تاریخ و سیر کا مطالعہ کیا لیکن ان میں کوئی بات ایسی نظر نہیں آئی جو مسلمہ جمہور کے خلاف ہو۔ یہاں تک کہ انکارِ ختمِ نبوت کا الزام بھی مجھے بالکل غلط نظر آیا۔

رہا دعوئے مہدویت۔ سو اس سے انکار کی بھی کوئی وجہ نظر نہیں آتی جبکہ خود کلامِ مجید سے ہر زمانہ اور ہر قوم میں کسی نہ کسی ہادی و مصلح کا پیدا ہونا ثابت ہے اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے۔ وہ واقعی اپنے آپ کو مہدی معہود سمجھتے تھے اور یقیناً انہوں نے یہ دعوے ایسے زمانہ میں کیا جب قوم کی اصلاح و تنظیم کے لئے ایک ہادی و مرشد کی سخت ضرورت تھی۔ علاوہ اس کے دوسرا معیار جس سے ہم کسی کی صداقت کو جان سکتے ہیں نتیجۂ عمل ہے۔ سو اس باب میں احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح و روشن ہیں کہ ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اس وقت دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں اور انہوں نے ذی عزت و وقعت مقام حاصل کر لیا ہو۔ پھر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کامیابی بغیر اتنی عظیم جد و جہد کے آسانی سے حاصل ہو سکتی تھی؟ کیا یہ جذبۂ خلوص و صداقت کسی جماعت میں پیدا ہو سکتا ہے اگر اس کے اپنے ہادی و مرشد کی صداقت پر یقین نہ ہو اور کیا وہ ہادی و مرشد اتنی قوی تاثیر پیدا کر سکتا تھا اگر وہ خود اپنی جگہ صادق و مخلص نہ ہوتا۔

بہرحال اس سے انکار ممکن نہیں کہ مرزا صاحب بڑے مخلص انسان تھے اور یہ محض ان کے خلوص کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کی بے عملی میں عملی زندگی کا احساس پیدا ہوا اور ایک مستقل حقیقت بن گیا۔"
(ماہنامہ نگار لکھنؤ اگست ۱۹۵۹ء)

—— (۷) ——

حرفِ آخر

ہم اپنے ان بھائیوں سے جن کو ابھی تک جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق نہیں ملی محبت بھری اپیل کرتے ہیں کہ وہ بھی متذکرہ بالا حقائق پر غور و فکر کریں کہ یہ وقت کی آواز ہے آنے والا موعود مہدی و مسیح عین وقت پر آیا اور آکر چلا بھی گیا۔ مگر وہ اپنی جماعت میں ایک زندگی کی روح پھونک گیا۔ خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا بے پناہ جذبہ ان کے قلوب پر ایسا اثر کر گیا اور اس کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر یہ جماعت دنیا میں آج روحانی اور دینی کامیابیاں حاصل کر رہی ہے۔ پس آج اگر ہمارے مسلمان بھائی غیروں کے مقابل پر سربلندی و سرفرازی چاہتے ہیں تو وہ سیاسی ہتھکنڈوں یا مادی وسائل سے حاصل نہ ہو سکے گی یہ تبھی ممکن ہے جب وہ اپنے اندر اخلاقی و روحانی تبدیلی پیدا کریں اور خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہیں اور اس کے مرسل و مامور سے اپنا تعلق استوار پیدا کر لیں کہ اسی میں ان کی ترقی و فلاح کا راز مضمر ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو اس راز کے سمجھنے کی توفیق بخشے۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین۔

قسطِ دوم

دورِ جدید کا چیلنج اور اسلام یعنی احمدیت

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی فاضل نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

ہمارے سامنے ایک سوال یہ ہے کہ :-
عصرِ نو اور دورِ جدید کا یہ دعویٰ ہے کہ اسلام اب عملی طور پر اپنی ضرورت ختم کر چکا ہے۔ اس کی عملی قدر کوئی نہیں رہی۔ دوسرا امر یہ ہے کہ عصرِ جدید کی علمی ترقی نے اسلام کو بے بنیاد بھی ثابت کر دیا ہے۔ اور اس کی علمی حقیقی قدر بھی کوئی نہیں رہی۔

تیسرا امر یہ ہے کہ قوموں کے انتشار اور غیر معمولی ایٹمی ہیبت ناک خطرات کی وجہ سے ضرورت اور تلاش ہے ایسے تصورِ زندگی کی جو انفرادیت اور اجتماعیت نیز مادی اور روحانی اقدار میں ہم آہنگی کی راہ دکھا سکے۔

چوتھا امر یہ ہے کہ ایسی قوت و طاقت کی ضرورت ہے جو دنیا کی بے لگام قوتوں کو قابو میں لا سکے

سہ روزہ اخبار الجمعیۃ دہلی نے علماء کو اسلام کی طرف سے وکالت کرنے کے لئے اکسانے اور جدید قسم کے دفاع کی قابلیت پیدا کر کے مقابلہ کرنے کے لئے ابھارنے کی کوشش کی ہے اور پھر آخری تین ضرورتوں کے پیدا کرنے کے لئے اس کا کہنا ہے کہ

"مخالف مذاہب و تہذیبیں اس کا حل تلاش کرنے میں مصروف ہیں۔ دراصل یہ مسلمانوں کا کام ہے جن کے پاس خدا کا عالمگیر پیغام قرآن کریم موجود ہے کہ وہ مغربی تہذیب کے امراض کے اسباب کا پتہ لگا دیں اور یہ معلوم کریں کہ اسلام کی تعلیمات میں ان امراض کی روک تھام اور علاج کیلئے کیا تجویزیں بتائی گئی ہیں"
(۲۸ جنوری ۱۹۷۳ء)

ہم پچھلے حصہ میں بتا آئے ہیں کہ ہر شخص قرآن کریم و احادیث پر غور کرنے سے اور علماء وقت کی حالت دیکھنے سے بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ فی زمانہ اسلام کو ربانی مصلح کی ضرورت درپیش سمجھی گئی ہے۔ جو علوم قرآنیہ ضرورتِ زمانہ کے مطابق خدا تعالیٰ سے علم پا کر پیش کرے اور باطل علوم کی دھجیاں اڑا کر رکھ دے اور اپنے عمل سے اسلام کی ضرورت کو پورا کرنے کے سامان پیدا کرے۔ اور خدا تعالیٰ سے قوت پا کر ایسی جماعت و معاشرہ پیدا کرے جو اس کے بعد بھی اس کے علمی کارناموں کو جاری رکھے۔

دوسرے وہ مصلح ربانی اپنے علمی نمونہ سے دنیا پر ثابت کر دے کہ اسلام زندہ عملی مذہب ہے۔ اور علمی نمونہ کا عکس اپنی جماعت میں پیدا کر کے صحیح اسلامی معاشرہ دنیا کے سامنے رکھے اور دنیا پر ثابت کر دے کہ اسلام کی ہر بات عمل کی کسوٹی پر اب بھی اسی طرح پوری اترتی ہے جس طرح پہلے اترتی تھی اور اسلام علمی لحاظ سے بھی زمانہ کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے کوئی نہیں جو اسلام کی کسی بات کو بے بنیاد ثابت کر سکے۔ بلکہ اسلام علومِ جدیدہ صحیحہ کی بھی رہنمائی کرنے کے قابل ہے۔

مخالفین کے پاس اسلام کو غیر علمی و غیر عملی مذہب ثابت کرنے کے لئے کوئی بھی ٹھوس و کارآمد ثبوت موجود نہیں۔ مزید برآں آج تک سائنس و فلسفہ و دیگر علوم کی غلط تھیوریاں منظرِ عام پر آتی رہی ہیں۔ پس جس علمی ترقی کے ساتھ ساتھ غلط تھیوریوں و نظریات کا ایک غیر متناہی سلسلہ لگا ہوا ہے اس کی رو سے اسلام پر اعتراض کرنا کوئی عقلمندی نہیں۔

ان تھیوریوں و نظریوں کے مقابلہ میں اسلام کے بنیادی حقائق اپنی جگہ بدستور قائم و دائم ہیں اور انہیں کوئی اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکا۔ بلکہ جوں جوں علمی ترقی کا قدم آگے بڑھتا جاتا ہے اسلامی حقائق کی صحت و حکمت اور بھی زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آتی جاتی ہے۔ اسلام نے جو بھی حقائق زمانہ جاہلیت میں پیش کئے تھے آج سائنس نے ان کی تصدیق کر دی ہے اور آئندہ بھی جس قدر مزید علمی اور سائنسی ترقی ہوگی اسلامی حقائق اور بھی نمایاں ہو کر چمکیں گے۔ اور دنیا اسلام کے نزدیک آتی جائے گی جبکہ سائنس و فلسفہ وغیرہ علوم کی ترقی غلط رستہ پر پڑ کر دنیا کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہے اور ان کو اخلاقی و روحانی اقدار سے محروم کر کے انسانیت ہی سے گرا رہی ہے مگر اسلام دنیا میں علمی و عملی لحاظ سے یقیناً غالب آئے گا اور اپنی چمک دکھلائے گا۔ اور ساری دنیا کو اپنے نور سے منور کرے گا۔ اور نہ صرف دورِ حاضر و جدید کے تمام تقاضے پورے کرے گا بلکہ وہ مستقبل کی ضرورتوں کو بھی پورا کرنے کی پوری پوری استعداد دکھلائے گا اور وہ دنیا پر کامل طور پر جلوہ گر ہوگی۔ اور اب بھی وہ دنیا پر اس بارے میں کامیابی حاصل کر رہا ہے۔ اور اپنے کارہائے نمایاں دکھا رہا ہے۔ اور وہ زمانہ کے چیلنج کا حقیقی جواب ہے۔ جو علمی اخلاقی روحانی ہر قسم کے پہلوؤں پر حاوی ہے اور زمانہ کا مقابلہ کرنے کی پوری اہلیت و طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ زندہ مذہب ہے نہ کہ مردہ۔ کوئی بھی چیلنج اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکا اور نہ آئندہ ٹھہر سکتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خدا سے علم و عمل کی قوت پا کر اس زمانہ کے چیلنج کو پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ آپ نے اگر ثابت کر دکھایا کہ اسلام کی ہدایات کامل جامع ہمہ گیر اور عالمگیر دائمی ابدی صداقتوں و بنیادوں پر مبنی ہیں جو روحانی اخلاقی، مذہبی تمدنی و معاشرتی اقتصادی و اجتماعی ضرورتوں کے سامانوں پر مشتمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں جملہ امراضِ انسانی کا علاج اور صحت و اعتدال کا سامان رکھ دیا ہے قرآن کریم گویا علوم کا سمندر و خزانہ ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

حضرت بانی سلسلہ نے ۸۴ کتب تصنیف کر کے شائع فرمائی ہیں جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی بنیاد ہیں۔ آپ نے دورِ جدید کے چیلنج کے حامیوں کو خبردار کرنے کے لئے مغرب زدہ سر سید احمد خاں صاحب نیچری کو خطاب کرتے ہوئے اپنی طرف سے اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے برملا فرمایا

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھ لو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں کہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھا چکا ہے یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکرِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کے رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائیگا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دیگا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔

میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سن لیا اور کیونکر سمجھ لیا کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب ہیں حضرت! خوب یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں۔ پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف۔ پھر نہ معلوم کہ آپ اس قدر اس فلسفہ (اور دورِ جدید کے چیلنج۔ ناقل) سے کیوں ڈرتے ہیں اور کیوں اس کے قدموں کے نیچے گرے جاتے ہیں......

آپ کو یاد رہے کہ قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اولین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اس کو پاش پاش کر دے گا اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

اس زبردست چیلنج کے ساتھ اسلام کے کمالات کا علم حضور نے اس کتاب کے ذریعہ سے پیش فرمایا جو مطالعہ کے قابل ہے

پس اب حقیقی اسلام دنیا میں کسی چیلنج سے دوچار نہیں۔ جدید دنیا کا جہالت پر مبنی یہ چیلنج کہ اسلام اب نہ صرف یہ کہ عملی طور پر اپنی ضرورت ختم کر چکا ہے بلکہ علم کی ترقی نے اس کو بے بنیاد ثابت کر دیا ہے سراسر لچر و باطل ثابت ہو چکا ہے۔ اسلام اپنی پوری حقیقی علمی و عملی قدر و قیمت کے ساتھ دنیا کے ہر دعوے و چیلنج کا مقابلہ کرنے اور اس کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے پوری طاقت کے ساتھ کھڑا ہے اور کوئی نہیں جو اس کے سامنے ٹھہر سکے۔

(باقی)

درخواستِ دعا

ہمارے درویش بھائی مولوی غلام نبی صاحب کا ہرنیا کا اپریشن امرتسر کے ہسپتال میں ہوا ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ ایڈیٹر

بدر کا اگلا شمارہ
سیرۃ النبی صلعم نمبر
ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

قسط دوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیار کردہ جماعت

از مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری، فاضل، مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

جماعتِ احمدیہ کا اخلاقی معیار

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ آپ کے ظلِ کامل اور بروز تھے نہایت اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے۔ حضور نے مخالفین کی ایذا رسانیوں اور دشنام دہی پر جو صبر اور حلم کا اعلیٰ نمونہ آپ نے دکھایا وہ نہایت شاندار ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

اور اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی کہ :-

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

پس اسی خلق کا پرتو اور اسی تعلیم کا اثر ہمیں آپ کے متبعین میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے چنانچہ اس کی صرف ایک مثال ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں :-

ذرا تصور کیجئے اگر کسی کے گھر کسی عزیز کی وفات ہو جائے اور وہ گھر ماتم کدہ بن جائے تو ایسے وقت میں کوئی وہاں آکر خوشی کے گیت گانے لگے تو ان غم کے دیوانوں کی طرف سے کیا ردِ عمل ہو گا۔ اس ردِ عمل کا تصور کرتے ہوئے احمدیوں کے صبر و حلم کے نمونے کی مثال سنئے

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا دن تھا جبکہ ہمارا روحانی باپ ہم سے جدا ہو کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملا اور ہمارے اسلاف غم سے دیوانے ہو گئے اور اس اندوہناک صدمہ سے بے جان جسموں کی طرح ہو گئے۔ بعض کمینے اور ذلیل مخالفین اس مکان کے سامنے جس میں ہمارے روحانی باپ، ہمارے ہادی و مرشد کی نعش مبارک رکھی تھی جمع ہو گئے اور خوشیوں سے گیت گانے لگے اور فرضی جنازے بنا بنا کر ماتمی جلوس نکالے۔ کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ آپ کے اس تصور کے مطابق احمدیوں کی طرف سے ردِ عمل ظاہر ہوا ہو گا اور خون کی ندیاں بہائی گئی ہوں گی۔ نہیں ایسا نہیں ہوا۔ اور یہ کسی کمزوری کا نتیجہ نہیں کیونکہ کمزور سے کمزور انسان بھی ایسے موقعوں پر اپنی جان کو ہتھیلی پر ڈال کر غیرت کا ثبوت دیتا ہے۔ بلکہ صرف اس لئے کہ حضرت مسیح موعود کی اپنے متبعین کو یہ تعلیم تھی کہ گالیاں سن کر دعا دینا اور دکھ سہہ کر آرام پہنچانا۔ چنانچہ ہمارے اسلاف نے اپنی آنکھوں سے آنسو جاری کئے۔ اور اپنی آہوں کو سینوں میں دبائے رکھا اور منہ سے اُف تک نہ کیا۔ کیا ایسے اعلیٰ درجہ کے صبر اور حلم کی نظیر مل سکتی ہے؟

اسی طرح اور اخلاق ہیں۔ منجملہ ان اخلاق کے ایک یہ بھی ہے کہ جس حکومت کے زیرِ سایہ رہیں اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں کیونکہ اس سے زیادہ کونسی کمینگی ہے کہ جس تھالی میں کھائیں اسی میں چھید کریں۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق کسی قسم کی ایجی ٹیشن اور بغاوت میں حصہ نہیں لیتے۔

اسی طرح امانت و دیانت۔ قناعت اور وفاداری۔ راز داری۔ مہمان نوازی اور ایثار اور ایفائے عہد وغیرہ جیسے تمام اخلاق حسنہ سے جماعت احمدیہ کے افراد علی قدر ظروف متصف ہیں اور ان تمام خلقوں کا ایسا اعلیٰ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا کہ دنیا ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے اور یہ صرف ہمارا زبانی دعویٰ نہیں بلکہ عملی شہادت اور اس پر غیروں کا اعتراف دنیا کے سامنے ہے چنانچہ مشہور صاحبِ قلم علامہ نیاز فتحپوری لکھتے ہیں :-

"اس میں کلام نہیں کہ انہوں نے (بانیٔ احمدیت نے۔ ناقل) یقیناً اخلاق اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا دی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اسوۂ نبی کا پرتو کہہ سکتے ہیں"

(رسالہ نگار لکھنؤ ماہ نومبر ۱۹۵۹ء)

اسی طرح جناب سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر "ریاست" رقمطراز ہیں :-

"..... چنانچہ ایڈیٹر ریاست کو زندگی میں سینکڑوں احمدیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا اور ان سینکڑوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا گیا جو کہ اسلامی شعار کا پابند اور دیانتدار نہ ہو۔ اور ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ایک احمدی کے لئے بددیانت ہونا ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ خدا سے ڈرتے ہیں۔ یہ لوگ خدا سے ڈرتے ہیں۔"

(ریاست دہلی ۱۳ نومبر ۱۹۵۲ء)

جماعتِ احمدیہ کا روحانی معیار

عیسائیوں اور مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسمانی مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے حالانکہ ان کا عقیدہ قرآنی تعلیمات کے صریح منافی اور کفر میں داخل ہے اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ حضرت مسیح دیگر انبیاء کی طرح روحانی مردے زندہ کیا کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مریگا"

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۳)

چنانچہ آج جبکہ مسلمان صرف نام کے رہ گئے ہیں اور چونہ گچ اور سنگِ مرمر سے تیار کردہ خوبصورت مساجد نمازیوں سے خالی ہیں اور قرآن کریم کو خوبصورت غلافوں میں لپیٹ کر طاقوں کی زینت بنا دیا گیا ہے اور تمام اسلامی احکام پسِ پشت ڈال دئے گئے ہیں صرف جماعتِ احمدیہ ہی ہے جس کے افراد نمازوں کو پوری شرائط کے ساتھ ادا کرتے اور نہ صرف فرائض بلکہ راتوں کو اٹھ کر تہجد کے وقت آستانۂ الوہیت پر گرنے اور آنسوؤں کی بارش سے گناہوں کی کثافت کو دھونے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اور وہ جو ماہِ رمضان میں ایک روزہ رکھنا بھی مشکل جانتے تھے وہ فرضی روزوں کے علاوہ نفلی روزے رکھنے کے عادی بن گئے۔ اور قرآن کریم کی تلاوت ان کی غذا بن گئی۔ اور قرآن ہی ان کا اوڑھنا بچھونا ہو گیا۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور مسیح موعود کے انفاخ قدسیہ کا اثر ہے کہ جماعت میں ایک نہیں دو نہیں بلکہ سینکڑوں ہزاروں ہیں جو صاحبِ کشوف و رؤیائے صالحہ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل کیا۔ اور اپنی زندگی کی مرادوں کو پایا۔ اور کئی عالم باعمل ہیں جو بظاہر اپنے سادہ لباس میں انتہائی معمولی انسان نظر آتے ہیں لیکن انہوں نے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کی تربیت سے وہ روحانی قوت حاصل کی کہ عیسائی مذہب کے پادریوں۔ سکھوں اور ہندو مذہب کے پنڈتوں اور دیگر مذاہب کے نمائندوں کو چیلنج کیا کہ آؤ اگر تمہارے مذہب میں کوئی خوبی ہے۔ کچھ زندگی کے آثار ہیں تو ہمارے مقابل پر دعاؤں میں مقابلہ کر لو۔ حقائق و معارف بیان کرنے میں ہمارا مقابلہ کر لو! اور اس طرح انہوں نے اپنی پاک زندگیوں کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے زندہ ہونے پر بطور ثبوت اور گواہ کے پیش کیا۔ غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین تیار ہو گئی۔ اور آپ کی قوتِ احیائے روحانی کے ذریعہ ایک ایسی روحانی جماعت تیار ہوئی جو بذاتِ خود ایک معجزہ ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"خدا نے مجھے بھیجا ہے تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دیکھو میں زمین اور آسمان کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں پیش کیا گیا ہے اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے مُردے زندہ ہو رہے ہیں۔"

(الحکم ۱۳ر مئی ۱۹۰۸ء)

اس احیاءِ روحانی کی بندیوں جو ایک ناقابلِ فراموش حقیقت بن چکی ہے علامہ نیاز فتحپوری صاحب کا اعتراف پیش کرتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں :-

"کس قدر تعجب کی بات ہے کہ وہ افراد جو نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ جو ایامِ صیام کا پورا احترام کرتے ہوں جو صدقہ و زکوٰۃ کی رقم بغیر کسی پس و پیش کے نکالتے ہوں۔ جو لہو و لعب کی زندگی سے متنفر ہوں۔ جو صدر درجہ سادہ معاشرت بسر کرتے ہوں جو کسی وقت بیکار زندگی نہ بسر کرتے ہوں۔ جو ہر وقت انسان کی خدمت کے لئے آمادہ رہتے ہوں جو صادق القول ہوں، امین ہوں عہد و پیمان کے پابند ہوں ان کو آپ کافر کہتے ہیں صرف اس لئے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی موعود سمجھتے ہیں"

(ماہنامہ نگار لکھنؤ مئی ۱۹۶۲ء)

جماعتِ احمدیہ تبلیغی میدان میں

جماعت احمدیہ کے تبلیغی جذبے اور ...

کارناموں کا ذکر دریا کو کوزہ میں بند کرنے سے کم نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء عظام کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا ہر فرد جماعت اپنی زندگی کو بیچ دیتا ہے کہ امام وقت جہاں چاہیں جس طرح چاہیں میری زندگی کو، میری صلاحیتوں کو، میری طاقتوں کو استعمال کریں اور مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے نزدیک ان زندگیوں کے استعمال کا نقطۂ مرکزی تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن ہے۔ پس اس اعتبار سے جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنی جگہ ایک مبلغ ہے۔ خواہ کوئی تعلیم یافتہ ہے یا ناخواندہ۔ زمیندار ہے یا دکان دار۔ کارخانہ دار ہے یا ملازم۔ ڈاکٹر ہے یا انجینئر۔ پروفیسر ہے یا وکیل۔ سائنسداں ہے یا عالمی عدالت کا جج۔ ہر کوئی اپنی اپنی استعداد اور لیاقت اور وسعت کے مطابق دل میں نوع انسان کی محبت کا جذبہ اور اپنے ہاتھ میں قرآنی صحیفہ لئے اپنی دکان میں، اپنے دفتر میں، اپنے کارخانے میں، اپنے سکول میں، اپنے ہسپتال میں، اپنی گلی اور محلے میں اپنے قصبے اور شہر میں اپنی میٹھی زبان سے، اپنے زور قلم سے اور اپنے عملی نمونہ سے تبلیغی جہاد میں مصروف عمل ہے۔ قطع نظر اس عمومیت کے جماعت کے سرفروش دنیا و مافیہا سے بے نیاز مبلغین اور واقفین زندگی کے گروہ پر نظر کیجئے اور اسلام کے ان شیدائیوں کو افریقہ کے تپتے صحراؤں، یورپ کے مرغزاروں، انڈونیشیا کے جزیروں اور ہر براعظم کے ہر ملک میں اور دنیا کے ہر گوشہ میں تلاش کیجئے۔ لیکن اتنا خیال رہے کہ وہ شہر کے بارونق کلبوں میں نہیں ملیں گے۔ وہ قبروں اور زیارت گاہوں کے مجاوروں کی حیثیت میں بھی نظر نہیں آئیں گے ہاں وہ آپ کو نظر آئیں گے مسجدوں میں گرجا گھروں میں، مندروں میں اور گوردواروں میں۔ مسلمانوں کو امام مہدی کا مژدہ سناتے ہوئے۔ عیسائیوں کو مسیح کے نزول کا پیغام پہنچاتے ہوئے۔ ہندوؤں کو کرشن ثانی کی آمد کی خوشخبری دیتے ہوئے اور سکھوں کو پرگنہ بٹالہ کے گورو کی آمد کی بشارت سناتے ہوئے۔ دنیا چاہے لاکھ اعتراض کرے کہ یہ احمدی ہر ایک کی تعصبات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہم مزید فائدہ اٹھائیں گے اور ہمارا یہ فعل عین قرآنی تعلیم کے مطابق ہے جب خدا نے اس مسیح کو تمام نبیوں کے حلّوں میں ظاہر فرمایا ہے تو جملہ مذاہب کے پیروکاروں کو ان کے پیشوا کے نام پر بلایا جائے۔ کیونکہ جملہ پیشوایان مذاہب نے اپنی دوبارہ آمد کی اطلاع دے رکھی ہے۔ تو زید یا بکر کے اعتراض کی ہمیں کیا پرواہ ہے

ناظرین! ذرا سوچئے کہ یہ سرفروش اور خانہ بدوش مبلغین اور واقفین زندگی کا گروہ جو آج یہاں ہے تو کل وہاں - وہ کہیں تو ان کے اہل وعیال کہیں۔ کس لئے اور کس جذبہ کے ماتحت شہر بہ شہر اور ملک بہ ملک پھرتے ہیں؟ وہ پھرتے ہیں تبلیغ اسلام کے لئے۔ وہ نکلتے ہیں اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر ایسے ملکوں کی طرف جہاں کی زبان سے بھی وہ ناواقف ہوتے ہیں۔ جہاں کی آب و ہوا سے وہ مانوس نہیں ہوتے۔ جہاں کی غذا بھی ان کے لئے غیر موزوں ہوتی ہے۔ لیکن اس جذبے سے سرشار ہو کر کہ ؎

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

راہ خدا میں نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ اور خدا کی تائید، اس کے پیار و محبت کے جلووں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ تب ان کے دل حمد الٰہی سے معمور ہو جاتے ہیں اور ان کے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور ان کی پیشانیوں پر ایک نور چمک اٹھتا ہے جس کو دوسرے لوگ دیکھتے ہیں اور بیخود ہو کر چلے آتے ہیں۔ مسیح محمدی کا ایک غلام اور ادنیٰ شاگرد جب وہاں جاتا ہے تو اکیلا ہوتا ہے لیکن آپ کی قوت روحانیہ سے حسب استعداد مستفیض ہو کر ایک جماعت روحانی زندوں کی قائم کر دیتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود کی تیار کردہ جماعت کا ہر فرد ایک مبلغ ہے۔ اور ہر مبلغ اپنے قولی اور فعلی عملی تبلیغ سے جماعت کی روز افزوں ترقی کا ضامن ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اور یہ کوئی ہمارا زبانی دعویٰ نہیں بلکہ ایک ایسی زندہ حقیقت ہے جس کا غیروں نے بھی بے اختیار ہو کر برملا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ ثبوت کے طور پر صرف ایک رائے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ مشہور صحافی و مسلم لیڈر جناب مولانا ظفر علی خاں صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار رقمطراز ہیں:-

"ہم مسلمانوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ دنیا میں اپنے دین مقدس کو پھیلانے کے لئے کیا جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ کیا ان کی طرف سے ایک بھی قابل ذکر تبلیغی مشن مغربی ممالک میں کام کر رہا ہے؟ گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا بہت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یوروپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء دیوبند، فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں؟"

("زمیندار" لاہور ۔ ۱۹۲۶ء)

جماعت احمدیہ مالی قربانیوں کے میدان میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس دجال سے مقابلہ ہے جس کے پاس بے شمار دولت ہے جس کے بل بوتے پر اس نے اپنی عیارانہ چالوں کا جال ساری دنیا میں پھیلا رکھا ہے۔ اس عظیم فتنہ کا قلع قمع کرنے کے لئے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ اتنے بڑے کام کے لئے زیادہ نہیں تو ایک لاکھ کے مقابلہ پر ایک ہزار کی تو ضرورت تھی۔ اور یہ ضرورت اس طرح پوری ہوئی کہ

۱۔ آپ کی تحریک پر اس دجالیت کا مقابلہ کرنے کے لئے خدا کے فضل سے ہر احمدی اپنی آمد کا $\frac{1}{16}$ حصہ اشاعت اسلام کے لئے مرکز کو دیتا ہے۔

۲۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وصیت کا روحانی نظام جاری فرمایا جس کے تحت ہر احمدی نہ صرف اپنی روحانی اصلاح کرتا ہے بلکہ اپنے اندر اشاعت اسلام کا زیادہ سے زیادہ جذبہ پیدا کرکے اپنی آمد کے $\frac{1}{10}$ حصہ سے مالی جہاد کرتا ہے۔ نہ صرف اپنی آمد کا دسواں حصہ مرکز کو باقاعدہ دیتا ہے بلکہ اپنی جائداد جیسی عزیز چیز کا بھی $\frac{1}{10}$ حصہ بڑی خوشی سے مرکز کے حوالے کر دیتا ہے۔

۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ تحریک "تحریک جدید" میں جماعت کا ہر فرد بڑی کشادہ دلی سے حصہ لیتا ہے۔ اور اسی تحریک کے ماتحت قریباً چار کروڑ روپیہ خرچ کرکے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سینکڑوں مراکز کھولے گئے جن کی کارکردگی کے نتیجہ میں لاکھوں انسان کلمہ توحید پڑھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بن چکے ہیں۔

۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ ایک دوسری تحریک "وقف جدید" کے تحت بھی تبلیغ اسلام کا کام جاری ہے۔ اور اس تحریک میں بھی خدا کے فضل سے ہر احمدی حصہ لیتا ہے۔

اس کے علاوہ مختلف عارضی تحریکات حضرت امام وقت کی طرف سے ہوتی رہتی ہیں اور دنیا بھر کے احمدی اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک ... بڑے شوق و خلوص سے حصہ لیتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ چند سالوں کے اندر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلے "فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ" اور پھر "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی تو جماعت احمدیہ نے ان دونوں تحریکوں میں قریباً ایک کروڑ روپیہ اپنے محبوب امام کے حضور حاضر کر دیا جو تبلیغ و اشاعت اسلام کے کام میں وسعت کا موجب بن رہا ہے۔ الحمدللہ۔

انہی قربانیوں کے نتیجہ میں ایک غریب جماعت کی خون پسینے کی کمائی مرکز کے بیت المال میں جمع ہو کر دینی کاموں پر خرچ ہوتی ہے۔ اور اب خدا کے فضل سے مجموعی طور پر جماعت کا بجٹ سوا کروڑ روپیہ سالانہ تک پہنچ گیا ہے۔ مقامی جماعتیں اور افراد اپنے طور پر جلسوں اور تبلیغی کاموں پر جو خرچ کرتی ہیں وہ اس کے علاوہ ہے۔

غرض جماعت احمدیہ بڑی تیزی کے ساتھ اپنے نصب العین کی طرف بڑھ رہی ہے اور اپنے اندر وہ معجزہ پیدا کر رہی ہے جو خدائی وعدوں کے مطابق اس کے لئے مقدر ہے۔ جماعت کی اسی تنظیم و ترقی کا اعتراف جناب سید شکیل حسین صاحب رضوی یوں فرماتے ہیں:-

"... احمدی جماعت کا امام زندہ ہے اور اسی باعث اس جماعت کا ایک مرکز قائم ہے اور مرکز کے زندہ اور مضبوط ہونے ہی کا یہ کرشمہ ہے کہ احمدی جماعت کے تمام ادارے دینی ہوں یا قومی سب کے سب شاہراہ ترقی پر گامزن ہیں اور ان کے سالانہ بجٹ لاکھوں تک پہنچتے ہیں"

("رضاکار" لاہور ۸ جون ۱۹۶۵ء)

یہ تھا اس جماعت کے عملی کردار کا ایک مختصر سا جائزہ جس کی بنیاد قریباً ۸۴ سال قبل ۱۸۸۹ء میں رکھی گئی تھی۔ اور چالیس افراد کا مختصر سا قافلہ اسلام کا پرچم ہاتھوں میں لئے اسے ساری دنیا میں لہرانے کے عزم کے ساتھ چلتا رہا اور اب ۱۹۷۲ء کے آخر تک جس کی تعداد ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ قافلہ چلتا جا رہا ہے اور اس وقت تک چلتے رہنے کا عزم رکھتا ہے جب تک کہ ساری دنیا اسلام کی امن بخش آغوش میں نہ آ جائے۔ کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور اسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبانی ہمیں یہ خوشخبری دی کہ:-

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا اور خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا..."

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

مختلف جماعتہائے احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تقریب سعید

لجنہ اماء اللہ قادیان

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال گزرنے پر لجنہ اماء اللہ قادیان نے ۱۴ر مارچ کو جشن پنجاہ سالہ کی تقریب سعید نصرت گرلز سکول میں منائی۔ سکول کے صحن کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور کالے کپڑے پر سنہری لکھائی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات لکھ کر سجایا گیا تھا۔

جلسہ کی کارروائی ۲½ بجے زیر صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ سعیدہ فاطمہ نے کی۔ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب نے نظم پڑھی اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر لجنہ مرکزیہ کی طرف سے پچاس سالہ تقریب منائی گئی تھی۔ اور الحمد للہ کہ اب لجنہ قادیان بھی یہ خوشی کی تقریب منا رہی ہے۔ اب سے ۵۰ سال قبل جب سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اس تنظیم کی بنیاد رکھی تھی اور صرف چودہ ممبرات سے اس کو شروع کیا تھا کون خیال کر سکتا تھا کہ یہ تنظیم اس قدر بڑھے اور پھلے پھولے گی۔ اور ایک بین الاقوامی صورت اختیار کر جائے گی۔ اور آج دنیا کے ہر گوشے میں جہاں بھی لجنہ قائم ہے اس تقریب کو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے منا رہی ہے۔

آپ نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ ربوہ کی جلسہ سالانہ ربوہ کی افتتاحی تقریر کا خلاصہ بہنوں کے سامنے پیش کیا۔ جس میں مستورات کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ ارشادات تھے کہ پردہ کی پابندی کی جائے اور دعاؤں پر زور دیا جائے اور لجنہ کی تنظیم کو مضبوط کیا جائے اور جماعتی مالی قربانیوں میں حصہ لیا جائے

آخر میں آپ نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ ربوہ کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک کی جنہوں نے تاریخ لجنہ کے تین حصے ان تھک کوششوں کے بعد لکھ کر آپ پر اور آپ کی نسلوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

اس کے بعد عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ سندھی نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقہ نسواں پر" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ کس طرح عورت ابتدائی زمانے میں حقیر سمجھی جاتی تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پستی سے بلندی تک پہنچایا۔ اس کے بعد محترمہ فرحت سلطانہ صاحبہ نے "سیرت ازواج مطہراتؓ" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ اس کے بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ قادیان نے عنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسانات طبقہ نسواں پر" تقریر کی۔ اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمان اسلامی تعلیم کو بالکل بھلا چکے تھے۔ عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ اس میں احساس کمتری پیدا ہو چکا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی تعلیم کو پھر زندہ کیا۔ اور عورتوں کی تربیت و اصلاح کی طرف خاص توجہ دی۔ اس کے بعد بشریٰ بیگم مبشر نے نظم پڑھی اور پھر خاکسار معراج سلطانہ نے سیرت حضرت ام المومنینؓ کے چند واقعات بیان کئے۔ بعد ازاں عزیزہ بشریٰ صادقہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کے احسانات طبقہ نسواں پر" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ حضورؓ نے لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیمیں قائم کر کے طبقہ نسواں پر بڑا احسان فرمایا اور تربیت و اصلاح کے ذرائع رائج فرمائے۔ جمیلہ سلطانہ نے "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے احسانات طبقہ نسواں پر" تقریر کی۔ آپ کی جاری فرمودہ تحریکات تعلیم القرآن۔ بد رسومات کا انسداد، سورۂ بقرہ کی سترہ آیات کا حفظ کرنا۔ قرآن مجید با ترجمہ پڑھنا وغیرہ پر روشنی ڈالی۔ محترمہ شمیم بیگم صاحبہ سیکرٹری تعلیم نے "ہماری تمام ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور نظام خلافت کی اہمیت بتائی۔ اور خلیفۂ وقت کی اطاعت پر زور دیا۔ بشریٰ بیگم حمیمہ کی نظم کے بعد عزیزہ مبارکہ نے "احمدی مستورات کا میدان تبلیغ میں جہاد" پر تقریر کی۔ اور علم کے حصول پر زور دیا۔ محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ نے "اسلام میں پردہ کی اہمیت" بیان کی اور محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نے "قیام ناصرات کی اغراض و مقاصد" پر روشنی ڈالی۔ کہ حضورؓ نے بچیوں کی تربیت اور بڑے ہو کر اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے یہ تنظیم قائم فرمائی۔

آخر پر حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے ان تین بہنوں کو اسناد دیں جنہوں نے دس سال سے زیادہ عرصہ تک لجنہ کی خدمت کی۔ اور تحریک خاص میں پانچ سو روپیہ چندہ دینے والی بہنوں کو شکریہ کی چٹھیاں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی طرف سے دیں۔ اپنے اختتامی خطاب میں محترمہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ نظام خلافت سے وابستہ رکھے اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار معراج سلطانہ
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

لجنہ اماء اللہ کلکتہ

مرکز کی ہدایت کے مطابق ۱۸ ستمبر کو یہ تقریب منعقد کی گئی۔ ۹۰ فیصد خواتین شامل ہوئیں جلسہ کی کارروائی چار بجے خاکسار کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزہ وحیدہ سلطانہ نے کی خاکسار نے عہد نامہ دوہرایا۔ عزیزہ تبسم نے نظم پڑھی راشدہ پروین صاحبہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقہ نسواں پر" پر تقریر کی جس میں بعثت نبوی صلعم سے قبل عورت کی قابل رحم حالت کا ذکر کیا اور بتایا کہ آنحضرت صلعم نے عورت کو اعلیٰ و ارفع مقام دلوایا۔ عزیزہ ثمینہ بیگم بانی نے کتاب "راہِ ایمان" سے ایک اقتباس سنایا مکرمہ شکیلہ اختر بانی نے "حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے احسانات احمدی خواتین پر" کے موضوع پر تقریر کی۔ یاسمین بانو نے نظم پڑھی۔ مکرمہ تسنیم بانو صاحبہ زینت بیگم صاحبہ قدسیہ بیگم صاحبہ نصرت جہاں بانی صاحبہ۔ عزیزہ عائشہ سلطانہ مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ ممتاز بیگم صاحبہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں آخری تقریر خاکسار نے کی

خاکسار رضیہ سلطانہ صدر لجنہ کلکتہ

لجنہ اماء اللہ مدراس

۲۵ر فروری کو یہاں ۵۰ سالہ تقریب منعقد ہوئی۔ جو میرے مکان پر میری صدارت میں منعقد ہوئی۔ عائشہ بیگم صاحبہ نے تلاوت کی پھر عہد نامہ دوہرایا گیا۔ محترمہ النفر بیگم صاحبہ قریشی کو ان کی خدمات بحیثیت نگران ناصرات کے صلہ میں مرکز سے آمدہ سند دی گئی۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا خاکسار نے افتتاحی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات کا ذکر کیا محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کے قیام کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ شوکت جہاں صاحبہ نے ناصرات کی تنظیم پر روشنی ڈالی۔

تقریری پروگرام میں بہت سی بہنوں نے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو نوازے۔ آمین

خاکسار ناصرہ بیگم صدر لجنہ مدراس

لجنہ اماء اللہ بھوبنیشور

۱۴ر مارچ کو یہاں محترمہ سیدہ مرفوعہ خاتون صاحبہ کی زیر صدارت ۵۰ سالہ تقریب منعقد ہوئی سیدہ رافعہ خاتون صاحبہ کی تلاوت اور مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ کی نظم کے بعد خاکسار نے لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کی بچیوں نے نظم پڑھی سیدہ حبیبہ خاتون صاحبہ۔ بلقیس بیگم صاحبہ۔ مقدرۃ النساء صاحبہ اور سیدہ مغفورہ خاتون صاحبہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا

خاکسار سیدہ فریدہ خاتون جنرل سیکرٹری لجنہ

لجنہ اماء اللہ شموگہ

۱۴ر مارچ کو بمکان محمد رحمت اللہ صاحب پچاس سالہ تقریب منائی گئی۔ عزیزہ صبیحہ بیگم نے تلاوت قرآن کریم کی۔ عہد نامہ دوہرایا گیا محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ محترمہ منظم النساء صاحبہ نے اخبار بدر سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سنائے۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ نے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا پیغام سنایا۔ رشیدہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ خاکسار نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ ربوہ کی افتتاحی تقریر سنائی۔ ساجدہ بیگم صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ اور پچاس سالہ تقریب پر روشنی ڈالی۔ شرف النساء صاحبہ نے نظم پڑھی اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا

خاکسار خورشید بیگم سیکرٹری لجنہ شموگہ

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کی صدارت میں پچاس سالہ تقریب منعقد ہوئی۔ خاکسار نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ لجنہ کا عہد دوہرایا گیا حمیدہ خاتون صاحبہ کی نظم کے بعد انہوں نے ہی حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا پیغام پڑھ کر سنایا اعزاز جہاں صاحبہ نے "آنحضرت صلعم کے احسانات عورتوں پر" کے موضوع پر تقریر کی۔ ثمینہ بیگم صاحبہ کی نظم کے بعد امۃ الباری صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ عابدہ انجم اور مبارکہ مریم نے نظمیں سنائیں۔ تنویر الاسلام صاحبہ نے اخبار بدر سے ایک مضمون سنایا۔ نجمی خالدہ صاحبہ نے احمدی بچیوں کی تنظیم ناصرات کے قیام اور مقاصد پر بدر کے لجنہ نمبر سے مضمون سنایا۔ آخر میں خاکسار نے "حضرت مصلح موعودؓ کے احسانات احمدی خواتین پر" تقریر کی۔ لجنہ کا عہد دوہرانے کے بعد دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

خاکسار محبوبہ ظفر مند جنرل سیکرٹری لجنہ شاہجہانپور

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ گزشتہ تین ہفتوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار نصیر احمد گجراتی درویش
قادیان

درخواست دعا۔ خاکسار کا نواسہ طارق احمد ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالوصابح ...
۲۔ خاکسار کی اہلیہ بیمار رہا کرتی ہیں وضع حمل کے دن بھی قریب ہیں ...

رپورٹ ہائے جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

جماعتِ احمدیہ یادگیر۔ میسور

مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت کی صدارت میں ۲۳ مارچ بروز جمعہ بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا۔ نذیر احمد صاحب گلبرگہ کی تلاوت اور سیٹھ بصیر احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم نذیر احمد صاحب ہوڈری نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض" پر تقریر کی۔ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ [?] کی روشنی میں بتایا کہ آپؑ کی بعثت کی غرض یہ تھی کہ اسلام کو کل ادیان پر غالب کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے دلائل و براہین سے یہ کام باحسن انجام دیا۔ مکرم محمد نصرت اللہ صاحب عوزی نے "حضور کا سلوک دوستوں اور دشمنوں سے" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آپؑ کے اعلیٰ اخلاق کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ خاکسار نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کے تفصیلی واقعات بیان کرکے حضورؑ کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب عظیم کا ذکر کیا۔ مکرم مولوی محمد خواجہ صاحب عوزی نے "حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے" پر موثر رنگ میں تقریر کی۔ آخر میں صاحب صدر نے تلقین کی کہ تمام افرادِ جماعت حضورؑ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار عبد الحلیم مبلغ یادگیر

جماعتِ احمدیہ اُورین۔ بہار

۲۴ امان کو یومِ مسیح موعود منایا گیا۔ مکرم سید محمود احمد صاحب کی صدارت میں حکیم فریدالدین کی تلاوت قرآنِ کریم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی غرض بعثت پر تقریر کی۔ جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اس زمانہ میں ایک روحانی مصلح کی ضرورت بیان کی۔ اور سامعین کو ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرنے کی دعوت دی مبارک حسین صاحب نے ایک نظم در ثمین سے پڑھی مکرم سید انور احمد صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ انقلاب" کے عنوان پر تقریر کی اور آپؑ کے کارہائے نمایاں عمدہ رنگ میں بیان کئے۔ آخر میں صدر جلسہ نے حضورؑ کی اس پیشگوئی "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کی تشریح کی۔ اور جماعت کی رفتار ترقی بتاکر اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے جلد پورے ہونے کے یقین کا اظہار کیا

خاکسار سید مبشر احمد اُورین

جماعتِ احمدیہ سکندرآباد

مورخہ ۱۸ امان (مارچ) کو بمقام مسجد احمدیہ الٰہ دین بلڈنگ بعد عصر جلسہ زیرِ صدارت مکرم سیٹھ یوسف احمد الٰہ دین صاحب منعقد ہوا۔ مکرم لطف اللہ صاحب نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور مکرم منور احمد صاحب نے نظم پڑھی اس کے بعد محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب نے بدر کے حضرت مسیح موعودؑ نمبر سے ایک مضمون سنایا۔ خاکسار نے حضورؑ کے ملفوظات سنائے۔ محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے حضورؑ کے الہام اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ اور ڈپٹی عبد اللہ آتھم والی پیشگوئی پر روشنی ڈالی۔ محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ نے اپنی تقریر میں عبد اللہ آتھم والی پیشگوئی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور ختم نبوت کی تشریح کی۔ محترم صاحب صدر نے صدارتی تقریر کی۔ اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار بشیر الدین الٰہ دین
سیکرٹری تعلیم و تبلیغ سکندرآباد

جماعتِ احمدیہ برہ پورہ۔ بہار

۲۳ مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ برہ پورہ میں جلسہ یومِ مسیح موعود منعقد کیا گیا جو خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ مکرم محمد شمیم الدین صاحب سیکرٹری تعلیم نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ سرور رضا خاں صاحب نے بھی تلاوت کی۔ مکرم محمد اظہر خاں صاحب نے بعنوان "حضرت مسیح موعود کا عشقِ رسول" پر تقریر کی۔ اور بیان کیا کہ کس طرح آنحضرت صلعم کے عشق میں فنا ہو کر حضرت مسیح موعود نے آپؐ کی غلامی اور نیابت میں بروزی نبوت کا مقام پایا۔ ایک نظم کے بعد "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت علیٰ خلق اللہ" کے موضوع پر مکرم محمد حسن جان نے تقریر کی اور بہت سے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ عزیزی سید عبد الرفیع صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم سید فیروز الدین صاحب سیکرٹری مال نے حضورؑ کی اہم پیشگوئیاں عمدہ پیرائے میں بیان کیں۔ مکرم عبد القیوم صاحب نے نظم پڑھی۔ آخر پر خاکسار نے صدارتی تقریر کی جس میں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کرکے آپؑ کی صداقت بیان کی اور غیر احمدی بھائیوں کو دعوت دی کہ سنجیدگی کے ساتھ آپؑ کے دعوے پر غور کریں۔ یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ لاؤڈ سپیکر کے انتظام کی وجہ سے ہمارے غیر احمدی بھائیوں نے بھی ہمارے پروگرام کو دلچسپی اور غور سے سُنا۔ بلکہ ایک نوجوان پہلی بار ہماری مسجد میں آکر دلچسپی سے سنتے رہے

خاکسار محمد عبد الباقی صدر جماعت برہ پورہ

جماعت احمدیہ بھدرک۔ اڑیسہ

۲۳ امان بروز جمعہ بعد نماز مغرب جلسہ کی کارروائی خاکسار کی صدارت میں شروع ہوئی تلاوت قرآنِ پاک اور نظم کے بعد مکرم مولوی حاتم خاں صاحب نے از روئے احادیث حضرت مسیح موعود کی علامات تفصیل سے بیان کیں لاؤڈ سپیکر کے انتظام کی وجہ سے دور دور تک پبلک نے ہمارا پروگرام سنا۔ مکرم مولوی گل محمد شاہ صاحب نے ظہورِ مسیح موعودؑ کے عنوان پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ چند بچوں نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام سنایا۔ مکرم شیخ غلام ہادی صاحب نے "ضرورت زمانہ اور امام مہدیؑ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ میں خود احمدیت کی صداقت کا زندہ گواہ ہوں کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دعاؤں کے طفیل صحت بخشی ہے اور میرا دل کا اپریشن کامیاب رہا۔ الحمد للہ

خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریر کی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کی بعثت کا ذکر کرکے آپؑ کی عظیم الشان خدمات بیان کیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

خاکسار سید غلام مہدی ناصر مبلغ بھدرک

جماعت احمدیہ پنکال۔ اڑیسہ

۲۶ مارچ کو جلسہ یومِ مسیح موعود بعد نماز مغرب خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم جمعہ خاں صاحب سیکرٹری مال نے کی۔ نظم خوانی کے بعد جمعہ خاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے زمانہ کے حالات بیان کئے۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی کی کئی ایک عظیم الشان پیشگوئیاں بیان کیں۔ خاکسار نے آپؑ کے عشقِ رسول اللہ پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا

خاکسار محمد فرقان علی صدر جماعت پنکال

جماعتِ احمدیہ کیرنگ

مرکزی ہدایت کے مطابق تاریخ مقررہ پر ۸ بجے رات جلسہ کی کارروائی زیرِ صدارت مکرم سید بدر الدین صاحب انسپکٹر وقفِ جدید شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم کمال الدین صاحب نائب صدر نے کی اور نظم مکرم زین العابدین صاحب نے پڑھی۔ مندرجہ ذیل احباب نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ مکرم لیٰسین خاں صاحب۔ مکرم مولوی گلاب الدین صاحب معلم۔ مکرم شمس الحق صاحب۔ مکرم مولوی عبد المطلب خاں صاحب صدر جماعت۔ مکرم انیس الرحمٰن صاحب سیکرٹری تعلیم۔ آخری تقریر خاکسار نے کی۔ مردوں کے علاوہ مستورات بھی شامل ہوئیں۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا

خاکسار سید فضل عمر مبلغ کیرنگ

باڑی پورہ۔ کشمیر

مورخہ ۲۳ مارچ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب کی صدارت میں یومِ مسیح موعود منایا گیا۔ خاکسار کی تلاوت اور عزیزم شمس الدین کی نظم خوانی کے بعد محترم میر عبد الرحمٰن صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور خدام کو سعی و عمل تیز کرنے کی نصائح کیں۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت بیان کی۔ عزیزم ارشد احمد خاں اور میر عبد الرشید نے کشتیٔ نوح سے منتخب اقتباسات اور مظفر احمد ڈار نے دس شرائطِ بیعت سنائے۔ مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض پہلو بیان کئے۔ ضرورتِ زمانہ، آپؑ کی بعثت۔ احمدیت کے عقاید اور احمدیت کے مخالفین کے انجام اور ناکامی کے واقعات سنائے۔ آخر میں صاحب صدر نے نوجوانوں کو اپنی نصائح سے نوازا۔ اور جماعت کے احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

خاکسار میر عبد المجید معتمد خدام الاحمدیہ باڑی پورہ

:- درخواستِ دعا :-

مکرم بشیر علی صاحب جو جماعت احمدیہ محمود آباد اڑیسہ کے ایک مخلص دوست ہیں اور چندوں میں بہت باقاعدہ حصہ لیتے رہے ہیں۔ ان دنوں کاروباری پریشانیوں میں مبتلا ہیں پریشانیوں کے ازالہ کیلئے احباب دعا فرمائیں

ناظر بیت المال آمد قادیان

رانچی کانفرنس میں شامل ہونے والے احباب نوٹ فرمائیں

جو احباب رانچی (بہار) کانفرنس میں شریک ہو رہے ہیں ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ناموں سے کانفرنس کے منتظمین کو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں تاکہ ان کے قیام و طعام کا انتظام ہو سکے

مکرم مولوی عبد الحی صاحب فضل معرفت محترم ایس ایم احمد ایڈووکیٹ "آشیانہ" رانچی

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست دعا۔ خاکسار کچھ عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ ان مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید احمد دین۔ اندیال۔ آندھرا

قراردادہائے تعزیت ــــــ بقیہ صفحہ (۲)

اس اندوہناک سانحۂ ارتحال پر لوکل انجمن احمدیہ قادیان کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں بالاتفاق یہ قرار داد منظور کی گئی کہ :-

مرحوم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہم زلف اور حضرت شیخ مشتاق احمد صاحبؓ صحابی کے فرزند تھے۔ آپ سپریم کورٹ کے ممتاز وکلاء میں سے تھے اور کچھ عرصہ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج کے منصبِ جلیلہ پر فائز رہے۔ اور طویل عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی رہے۔ مرحوم کو مسلمانوں کی عموماً اور سلسلہ احمدیہ کی خصوصاً اعلیٰ خدمات کی سعادت ملتی رہی۔ چنانچہ مظلوم طبقہ کی قانونی امداد اور نیشنل لیگ کی صدارت اور ۱۹۵۳ء کے فسادات کے موقع پر منیر انکوائری کمیشن کے روبرو جماعت کی نمائندگی جیسی عظیم خدمات آپ نے سرانجام دیں۔ علوم دینیہ سے بھی کافی بہرہ مند تھے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نیابت میں بورڈ قضا کے کئی سال تک صدر بھی رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب بھی لاہور تشریف لے جاتے آپ ہی کی قیام گاہ پر ورود فرماتے اور آپ ہی کی مبارک فرودگاہ پر اللہ تعالیٰ نے حضور رضی اللہ عنہ پر انکشاف فرمایا کہ مصلح موعود والی پیشگوئی کے مصداق آپؓ ہی ہیں۔

مرحوم کو قادیان اور درویشانِ قادیان سے والہانہ محبت تھی۔ چنانچہ تقسیم ملک کے بعد کئی بار آپ قادیان تشریف لائے اور اپنے شیریں اور حوصلہ افزا خطبات سے درویشان کو مستفیض فرماتے رہے۔ آپ کی المناک وفات پر ہم سب درویشان کے دل محزون ہیں۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقامِ قرب عطا فرمائے اور غمگین دل کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مرحوم کے صاحبزادگان اور محترم جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مرحوم کے نقشِ قدم اور نیک نمونے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اِس تعزیتی قرارداد کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور صاحبزادگان اور محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں بھجوائی جائیں۔

(۵) قراردادِ تعزیت منجانب مجلسِ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ومقامی قادیان

آج بتاریخ یکم شہادت ریڈیو سے یہ افسوسناک اطلاع نشر کی گئی کہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور میں وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس اندوہناک سانحہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ واراکین مجلس خدام الاحمدیہ مقامی قادیان نے بالاتفاق یہ تعزیتی قرار داد منظور کی کہ :-

مرحوم سلسلہ کے ایک مخلص، فدائی اور ممتاز وجود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہم زلف تھے۔ سپریم کورٹ کے ممتاز وکلاء میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ نے ماہر قانون دان ہونے کی حیثیت سے عامۃ المسلمین اور سلسلہ احمدیہ کی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ چنانچہ بے شمار مظلوم باشندگان کی ایک عرصہ تک قانونی امداد کرتے رہے۔ اور آپ ہی کی صدارت میں نیشنل لیگ کا قیام عمل میں آیا۔ اور ۱۹۵۳ء میں اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن کے موقع پر تحقیقاتی کمیشن کے روبرو آپ ہی نے جماعت کی نمائندگی کی۔

دنیوی طور پر جہاں آپ کو ایک ممتاز مقام حاصل تھا وہاں دینی علوم پر بھی آپ کو دسترس حاصل تھی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نیابت میں سالہا سال تک قضاء بورڈ کے صدر رہے۔ اور طویل عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی رہے۔ آپ کے دولت خانے کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو آپ ہی کے مکان میں یہ خوشخبری دی کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق آپؓ ہی ہیں۔ چنانچہ حضورؓ نے ۱۹۴۴ء میں جلسۂ مصلح موعود کے موقع پر اس کا اظہار فرمایا تھا۔

جناب شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کو قادیان سے بے حد محبت تھی۔ چنانچہ تقسیم ملک کے بعد سرکاری اور غیر سرکاری طور پر بارہا آپ دارالامان تشریف لاتے رہے۔ اور خصوصاً نوجوانوں کی تربیت اور درویشان کی حوصلہ افزائی کے پیشِ نظر اپنے مخصوص اور سادہ اندازِ بیان سے بعد نمازِ فجر خطاب کیا کرتے تھے۔

شیروانی اور ترکی ٹوپی میں آپ کا باوقار چہرہ اور وجیہہ شخصیت آج بھی ہمارے غمگین تصورات میں گھوم رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

اِس المیہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے اہلِ بیت اور محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ؏

محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور کی وفات

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور روٹری کلب کے ممبر آپ کے علم و تدبّر اور عالمی مسائل پر وسیع نظر کے باعث اکثر آپ کو یاد کرتے ہیں۔

افسوس جماعت کا یہ نامور سپوت آج اپنے مالکِ حقیقی کے پاس پہنچ گیا اور جماعت اپنے ایک مخلص خدمت گذار سے محروم ہوگئی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ دو بیٹے اور سات بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ دونوں بیٹے ایڈووکیٹ ہیں۔ اور لاہور میں پریکٹس کرتے ہیں۔

ادارہ بدر اس عظیم جماعتی نقصان پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، محترم شیخ صاحب مرحوم کے تمام پسماندگان اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و مرزا نعیم احمد صاحب سے دلی افسوس اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین ؏

پروگرام دورہ مکرم انسپکٹر صاحب تحریکِ جدید

مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریکِ جدید بہار کا دورہ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد مغربی بنگال اور اڑیسہ کا دورہ کریں گے۔ بقیہ پروگرام جماعتوں کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ وہ خود بھی جماعتوں کو حسبِ ضرورت مطلع کرتے رہیں گے۔ امید ہے احباب حسبِ سابق ان سے تعاون فرمائیں گے۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

نمبر شمار	تاریخ روانگی	مقام روانگی	تاریخ رسیدگی	مقام رسیدگی
۱	۲-۴-۷۳	پٹنہ	۳-۴-۷۳	رانچی۔ سملیہ
۲	۵-۴-۷۳	رانچی	۵-۴-۷۳	چائے باسہ
۳	۶-۴-۷۳	چائے باسہ	۶-۴-۷۳	موسیٰ بنی مائنز
۴	۸-۴-۷۳	موسیٰ بنی مائنز	۸-۴-۷۳	دہوبھنڈار
۵	۹-۴-۷۳	دہوبھنڈار	۹-۴-۷۳	جمشید پور
۶	۱۱-۴-۷۳	جمشید پور	۱۱-۴-۷۳	کلکتہ
۷	۱۵-۴-۷۳	کلکتہ	۱۵-۴-۷۳	مضافات کلکتہ بنگال
۸	۲۱-۴-۷۳	کلکتہ	۲۲-۴-۷۳	سورو
۹	۲۲-۴-۷۳	سورو	۲۲-۴-۷۳	بھدرک
۱۰	۲۴-۴-۷۳	بھدرک	۲۴-۴-۷۳	تاراکوٹ
۱۱	۲۵-۴-۷۳	تاراکوٹ	۲۵-۴-۷۳	کٹک او۔ ایم۔ پی
۱۲	۲۹-۴-۷۳	کٹک	۲۹-۴-۷۳	خوردہ
۱۳	۳۰-۴-۷۳	خوردہ	۳۰-۴-۷۳	مانیکاگوڈا
۱۴	۱-۵-۷۳	مانیکاگوڈا	۱-۵-۷۳	نیاگڈھ
۱۵	۱-۵-۷۳	نیاگڈھ	۱-۵-۷۳	کیرنگ
۱۶	۵-۵-۷۳	کیرنگ	۵-۵-۷۳	زگاؤں
۱۷	۶-۵-۷۳	زگاؤں	۶-۵-۷۳	نیوکیپٹل
۱۸	۷-۵-۷۳	نیوکیپٹل	۷-۵-۷۳	نیالی۔ سری پار۔ پدن پدا۔
۱۹	۹-۵-۷۳	نیالی	۹-۵-۷۳	کٹک
۲۰	۱۰-۵-۷۳	کٹک	۱۰-۵-۷۳	سرلو نیاگاؤں۔
۲۱	۱۱-۵-۷۳	سرلو نیاگاؤں	۱۱-۵-۷۳	کیندراپاڑا
۲۲	۱۲-۵-۷۳	کیندراپاڑا	۱۲-۵-۷۳	سونگڑہ
۲۳	۱۵-۵-۷۳	سونگڑہ	۱۵-۵-۷۳	چوددار
۲۴	۱۶-۵-۷۳	چوددار	۱۶-۵-۷۳	پنکال
۲۵	۱۸-۵-۷۳	پنکال	۱۸-۵-۷۳	کوٹ پلہ
۲۶	۱۹-۵-۷۳	کوٹ پلہ	۱۹-۵-۷۳	کرڈاپلی
۲۷	۲۱-۵-۷۳	کرڈاپلی	۲۱-۵-۷۳	ارکھ پٹنہ
۲۸	۲۲-۵-۷۳	ارکھ پٹنہ	۲۲-۵-۷۳	تالبرکوٹ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ایک اور غم انگیز سانحۂ ارتحال

لندن سے آمدہ ایک تار کے ذریعہ سے یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ عزیزہ امۃ الشافی بنت محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ و محترم سید سعید الحسن صاحب ۲۷-۳-۷۳ کو وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عزیزہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں اور ہمارے محترم میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشان کی بھانجی تھیں۔ عزیزہ کی عمر ۱۸ سال کے قریب تھی۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

مرزا وسیم احمد قادیان

دورہ انسپکٹر صاحب تحریکِ جدید بقیہ صفحہ (۱۱)

نمبر شمار	تاریخ روانگی	مقام روانگی	تاریخ رسیدگی	مقام رسیدگی
۲۹	۲۳-۵-۷۳	تابر کوٹ	۲۳-۵-۷۳	غنچہ پاڑہ
۳۰	۲۴-۵-۷۳	غنچہ پاڑہ	۲۴-۵-۷۳	ڈھینکانال
۳۱	۲۵-۵-۷۳	ڈھینکانال	۲۶-۵-۷۳	بسنہ - پردہ
۳۲	۲۸-۵-۷۳	بسنہ	۲۸-۵-۷۳	بولانگیر
۳۳	۲۹-۵-۷۳	بولانگیر	۲۹-۵-۷۳	بھاڑسوگڑا۔ اوایم پی جھاڑسوگڑا
۳۴	۳۰-۵-۷۳	بھاڑسونگڑہ	۳۰-۵-۷۳	راول کلہ

شادی خانہ آبادی

قادیان مورخہ ۳۰ مارچ۔ خاکسار کے بیٹے عزیز عنایت الٰہی خان صاحب کی دعوتِ ولیمہ عمل میں آئی۔ اس سے قبل مورخہ ۱۵ دسمبر بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں اُن کے نکاح کا اعلان محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عزیزہ روشن آراء سلطانہ صاحبہ بنت مکرم میر عبد الحمید صاحب مرحوم ساکن خانپور ملکی (بہار) کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر فرمایا تھا۔

چنانچہ مورخہ ۱۲ مارچ کو عزیز عنایت الٰہی خان صاحب اپنی والدہ محترمہ، مکرم ملک صلاح الدین صاحب اور مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد کے ساتھ شادی کے لئے روانہ ہوئے۔ ۱۶ مارچ بروز جمعہ تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی۔ اور مورخہ ۲۱ مارچ کو بھاگلپور سے روانہ ہو کر ۲۳ مارچ کو واپس قادیان آئے۔

تمام احبابِ جماعت سے اِس رشتہ کے بابرکت اور مثمرِ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: فضل الٰہی خان درویش قادیان

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے (مینیجر بدر)

فارم اصل آمد

حصہ آمد کے موصیان فارم اصل آمد پُر کر کے جلد بھجوادیں

موجودہ مالی سال ۷۳-۱۹۷۲ء یکم مئی ۱۹۷۲ء سے شروع ہو کر ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء کو ختم ہو رہا ہے۔ سالانہ آمدنی معلوم کرنے کے لئے دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے موصی احباب اور خواتین کی خدمت میں فارم اصل آمد بھجوا دیئے گئے ہیں۔ جو دوست جماعتوں کے ساتھ وابستہ ہیں اُن کے فارم سیکرٹریانِ مال کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اور افراد کو براہِ راست فارم بھجوائے گئے ہیں۔ جماعتوں میں شامل موصی احباب اپنے فارم سیکرٹریانِ مال سے حاصل فرمالیں۔ اور فارم پُر کر کے سیکرٹریانِ مال کی وساطت سے اور افراد فارم پُر کر کے براہِ راست دفتر بہشتی مقبرہ میں بھجوادیں۔ براہ مہربانی جلد از جلد فارم پُر کر کے واپس بھیج دیں۔ کیونکہ فارم موصول ہونے پر سالانہ حسابات مکمل کئے جائیں گے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۱۲ جنوری ۷۳ء قبل از نمازِ جمعہ مسجد احمدیہ یاری پورہ میں میر عبد المجید صاحب ولد میر عبد المجید صاحب ساکن یاری پورہ کشمیر کا نکاح ہمراہ امۃ الباسط بانو دختر حکیم میر غلام محمد ساکن یاری پورہ کشمیر بعوض حق مہر مبلغ تین ہزار روپے پڑھا گیا۔

(۲) مورخہ ۱۶ فروری ۷۳ء کو قبل از نمازِ جمعہ مسجد احمدیہ یاری پورہ میں ہی بشیر احمد خان صاحب ولد محمد یٰسین خان صاحب ساکن زورہ مانلو شوپیان، ہمراہ ناصرہ بیگم دختر میر احمد الدین صاحب ساکن یاری پورہ کشمیر بعوض حق مہر مبلغ تین ہزار روپے پڑھا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن دونوں نکاحوں کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے اور دینی و دنیوی ترقیات کا موجب بنائے۔ اس خوشی میں خاکسار نے مبلغ دس روپے اعانتِ بدر کے لئے دیئے اور مبلغ دس روپے میر احمد الدین صاحب نے اور محمد یٰسین خان صاحب نے دس روپے بطور شکرانہ ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

خاکسار: حکیم میر غلام محمد
صدر جماعت احمدیہ یاری پورہ (کشمیر)

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ نمبر ۱۲

کھوہر لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ —— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ نمبر ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

23-1652
23-5222 } فون نمبرز } "AUTOCENTRE" تار کا پتہ

مرکرہ میں آل کیرلہ احمدیہ کانفرنس

آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مرکرہ میں مورخہ ۲۴ و ۲۵ مارچ ۱۹۷۳ء کو آل کیرلہ احمدیہ کانفرنس کا انعقاد نہایت کامیابی کے ساتھ عمل میں آیا۔ اور اس کے نتائج بفضلہ تعالیٰ بہت بابرکت برآمد ہوئے ہیں الحمد للہ۔ اس کی مفصل رپورٹ کسی آئندہ اشاعت میں شائع کی جائے گی۔

(ایڈیٹر بدر)